UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232829
UNIVERSAL
LIBRARY

امداد اہل الصلوات باثبات جمعہا فی الاوقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ الحمد والمنۃ وعلی رسولہ وآلہ واصحابہ الصلوۃ والتحیۃ امابعد طرف سے سید امداد العلی اکبرآبادی کی واضح ہوکہ اندنونمین ایک فتوی مولوی محمد بشیر سہوانی کا دیکہا گیا جسکا حاصل یہہ ہی کہ نمازون پنجگانہ کو اونکے اوقات مین پڑہنا بہہ ضرور رہین بلا ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت مین حضر مین پڑہ لینا جائز ہے جوکہ یہہ ایک ایسی بات تہی کہ اہل سنت کیا بلکہ کوئی اہل اسلام مین سے بہی شاید اسکا قائل نہو بحمیت اسلامی رد اوسکا مناسب معلوم ہوا لہذا یہہ رسالہ اوس فتوی کے جواب مین تحریر ہوا خدای عزوجل ہمکو اور سب بہائی مسلمانونکو اتباع حق کی توفیق دی اور دین مین کجروی سے محفوظ رکہی آمین ثم آمین قولہ دو نمازونکا ایک وقت مین حضر مین جمع کرنا درست ہے لیکن سنت موکدہ ہر نماز کا اپنے وقت مین پڑہنا ہی اقول اس قول کے جملہ اولی سے حضر مین جمع کرنا دو نمازونکا فجر اور ظہر ہو یا ظہر اور عصر ہو یا عصر اور مغرب یا مغرب اور عشا یا عشا اور فجر ایک وقت مین جائز نکلتا ہے — اور جملہ ثانیہ سے حضر مین جمع کرنا پانچون نمازون کا کسی ایک وقت مین بہی درست معلوم ہوتا ہے سو جواز جمع کا اس عموم کے ساتہہ حضر مین کیا بلکہ سفر مین بہی شاید کسی کا اہل اسلام مین سے مذہب نہو پس یہہ قول باطل ہے — باقی حضر مین بدون عذر کے جمع کرنا ظہر اور عصر کا وقت ظہر یا وقت عصر مین اور جمع کرنا مغرب اور عشا کا وقت مغرب مین یا وقت عشا مین ائمہ اربعہ بلکہ دیگر ائمہ اہل سنت کے نزدیک بہی جائز نہیں ہے — نووی وغیرہ نے — ابن سیرین — اور ربیعہ — اور اشہب — اور ابن منذر — اور قفال کبیر — اور ایک جماعت محدثین — سے جو جواز اس جمع کا حضر مین عند الحاجۃ

بشرطا اسکی کہ جمع کرنیوالا اوسکی عادت نکرے نقل کیا ہے سو صحت نقل ہین اسکے کلام ہے صحت اسکی
پہونچانا بذمہ مدعی صحت ہے اور صحت اسکی نہین پہونچ سکتا ہے مگر تالیفات اصحاب ان
اقوال سے یا اسانید صحیحہ سے ساتہہ توثیق وسایط کا سیما خطابی اور نووی اور
ابن حجر وغیرہم اور اصحاب ان اقوال کے اور برتقدیر صحت نقل یہہ اقوال کہ مخالف اجماع
متقدم ہین لایق اعتبار نہین ــ اور ہر نماز کے اپنے وقت مین پڑہنے کو سنت موکدہ کہنا
بالکل غلط ہے بہت آیات اور احادیث دلالت کرتی ہین اسپر کہ ہر نماز کا اوسکی وقت مین پڑہنا
واجب ہے منجملہ اون آیات کے چہہ آیتین یہان ذکر کیجاتی ہین آیت اولی ــ ان الصلوۃ
کانت علی المومنین کتابا موقوتا ــ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکہی ہوئی فرض وقت مقرر
کی ہوئی ــ کشاف مین ہے ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا محدودا باوقات لایجوز
اخراجہا عن اوقاتہا علی ای حال کنتم من خوف او امن ــ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکہی
ہوئی فرض موقوت محدود ساتہہ وقتون کے نہین جایز ہے خارج کرنا اوسکا اوسکی وقتون سے جس
حال پر کہ ہو تم حالت خوف پر یا حالت امن پر ــ تفسیر بیضاوی ــ مین مرقوم ہے ــ
ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا ــ فرضا محدودا بالاوقات لایجوز اخراجہا عن اوقاتہا
فی شئ من الاحوال ــ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے کتاب موقوت یعنی فرض محدود ساتہہ
وقتون کے نہین جایز ہے خارج کرنا اوسکا اوسکی وقتون سے بیچ کسی حال کے تفسیر خطیب مین ہے
ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا ــ ای مکتوبا مفروضا (موقوتا) ای مقدرا
وقتہا لایوخر عنہ ولا یقدم علیہ ــ تحقیق نماز ہے مسلمانون پر کتاب یعنی لکہی گئی فرض کی گئی موقوت
یعنی وقت مقرر کئے گئے کہ نہ موخر کیجاوے اوسوقت سے اور نہ مقدم کیجاوے اوسوقت پر ــ
تفسیر نیشاپوری مین ہے ــ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا
ای مکتوبۃ وموقوتۃ محدودۃ باوقات لایجوز اخراجہا عنہا ولو فی شدۃ الخوف ــ
تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے کتاب موقوت یعنی لکہی گئی فرض وقت مقرر

کی گئی حد باندہی گئی ساتہہ وقتونکے کہ نہین جائز ہے خارج کرنا اوسکا اون وقتون سے اگرچہ ہو بیچ شدت خوف کے ۔ تفسیر مظہری ۔ مین ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا) ای مکتوبا مفروضا (موقوتا) محدودا بالاوقات لایجوز اخراجہا عن اماکنہا ۔ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے کتاب یعنی لکہی گئی فرض کی گئی موقوت یعنی محدود ساتہہ وقتون کے کہ نہین جائز ہے اخراج اوسکا اوسکے وقتون سے ۔

مدارک ۔ مین ہے ۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا) مکتوبا محدودا باوقات معلومۃ ۔ تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانونکے کتاب موقوت یعنی فرض کی گئی محدود ساتہہ وقتون معلومہ کے ۔ تفسیر کبیر ۔ مین ہے ۔ واعلم انہ تعالٰی بین فی ہذہ الآیۃ ان وجوب الصلوات مقدر باوقات مخصوصۃ الا انہ اجمل ذکر الاوقات ہہنا وبینہا فے سائر الآیات اور جان لے کہ تحقیق اللہ تعالٰی نے بیان کیا ہے اس آیت مین کہ واجب ہونا نمازونکا مقید ہے ساتہہ اوقات مخصوصہ کے مگر تحقیق اللہ نے اجمال کیا ہے ذکر اوقات مین یہان اور تفصیل سے بیان کیا ہے بیچ باقی آیتون کے ۔ آیت ثانیہ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی ۔ محافظت کرو تم اوپر نمازون کے اور نماز بیچ والی یعنی عصر کی ۔

تفسیر بیضاوی مین ہے ۔ حافظوا علی الصلوات بالاداء لوقتہا والمداومۃ علیہا ۔ مداومت کرو تم اوپر نمازونکے ساتہہ ادا کرنے کے اوسکے وقت مین اور ساتہہ مداومت اوسپر ۔ اور تفسیر خطیب مین ہے ۔ حافظوا علی الصلوات) الخمس باداءہا فی اوقاتہا محافظت کرو تم اوپر نمازون پانچ کے ساتہہ ادا کرنے اونکی کے اونکے وقتون مین معالم التنزیل مین ہے ۔ (حافظوا علی الصلوات) ای واظبوا وداوموا علی الصلوات المکتوبات لمواقیتہا وحدودہا واتمام ارکانہا ۔ محافظت کرو تم اوپر نمازون کے یعنی مواظبت کرو اور مداومت کرو اوپر نمازون فرضون کے ساتہہ وقتون اونکی کے اور حدون اونکی کے اور ساتہہ تمام کرنے رکنون اونکی کے ۔ اور مدارک مین ہے

حافظوا علی الصلوات (ای داوموا علیها بموا قیتها وارکانها وشرائطها — محافظت کرداو نمازون کے یعنی مداومت کرداوپر نمازون کے ساتھہ وقتون اونکے کے اور رکنون اونکیکی اور شرطون اونکی کے — اور تفسیر ابوالسعود مین ہے — حافظوا علی الصلوات ای داوموا علی ادارہا لاوقاتہا من غیر اخلال بشئ منہا — یعنی محافظت کرداوپر نمازون کے یعنی مداومت کرداوپر ادا اونکی کے وقتون اونکی مین بدون اخلال کے ساتھہ کسی شئے کے اونمین سے — آیت ثالثہ — واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل — اور قائم کر نماز کو دونو طرف دنمین اور چند ساعتو نمین رات سے — طرفی النہار منصوب ظرفیت پر — اور (زلفا من اللیل) معطوف ہے اوسپر کذا فی تفسیر ابی السعود وغیرہ دو طرفین دنکی صبح اور شام ہین — اور بقول ابن عباس دو طرفین دنکی صبح اور مغرب ہین — اور بقول حسن بصری دو طرفین دنکی صبح اور عصر ہین — اور بقول مجاہد دو طرفین دنکی نماز صبح اور ظہر اور عصر ہین اور بقول مقاتل نماز فجر اور عصر ایک طرف ہے اور نماز عصر اور مغرب دوسری طرف ہی کذا فی معالم التنزیل آیت رابعہ — اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر — قائم کر نماز کو وقت ڈہلنے سورج کے اندہیری رات تک اور نماز فجر کو — لام لدلوک الشمس مین واسطے توقیت کے ہی کذا فی تفسیر البیضاوی وغیرہ — دلوک کی تفسیر مین اختلاف ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا دلوک ڈوبنا سورج کا ہے — نخعی — اور مقاتل ابن حبان — اور ضحاک — اور سدی — کا یہی قول ہے — اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر نے کہا کہ دلوک ڈہلنا سورج کا ہے — عطا — اور قتادہ — اور مجاہد اور حسن بصری — اور اکثر تابعین — کا یہی قول ہے — اور غسق اللیل — کی تفسیر مین — ابن عباس نے کہا کہ وہ ظاہر ہونا رات کا ہے — اور قتادہ نے کہا کہ وہ وقت نماز مغرب کا ہے — اور مجاہد نے کہا کہ وہ ڈوبنا آفتاب کا ہے — اور قرآن الفجر سے مراد نماز فجر ہے — فراء نے کہا کہ نصب قرآن الفجر کو بسبب عطف کے ہے الصلوۃ

اور اہل بصرہ نے کہا کہ نصب اوسکا اوپر اغراء کے ہے یعنی وعلیک قرآن الفجر - کذا فی
المعالم وغیرہ - ابو السعود - نے کہا ہے - ولیس المراد اقامتہا فیما بین الوقتین
علی وجہ الاستمرار بل اقامۃ کل صلوٰۃ فی وقتہا الذی عین لہا ببیان جبرئیل علیہ السلام
اور نہین مراد ہے قائم کرنا نماز کا بیچ مابین دو وقت کے بروجہ استمرار بلکہ مراد قائم
کرنا ہر نماز کا ہے اوسکے وقت مین جو معین ہے اوسکے لیئے ساتھہ بیان جبرئیل علیہ السلام کے

آیت خامسہ - فاصبر علی ما یقولون وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل
غروبہا ومن اناء اللیل فسبح واطراف النہار لعلک ترضی - سو اصرار کر اوپر
اوسکے جو کہتے ہین اور تسبیح کر ساتھہ حمد پروردگار اپنے کے - یعنی نماز پڑہ - پہلی
نکلنے سورج کے - یعنی نماز پڑہ فجر کی - اور پہلی ڈوبنے سورج کے - یعنی نماز پڑہ
ظہر اور عصر کی - اور بیچ گہڑیون رات کے پس تسبیح کر - یعنی مغرب اور عشا کی نماز
پڑہ - اور بیچ کنارون دنکے یعنی نماز پڑہ فجر اور مغرب کی شاید کہ تو راضی ہو -
اطراف النہار تکرر ہے واسطے نمازون صبح او فجر کے بقصد اختصاص کے -

آیت سادسہ - فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموات
والارض وعشیا وحین تظہرون - سو پاکی ہے اللہ کو جب کہ شام کرتے ہو تم اور جبکہ
صبح کرتے ہو تم اور اوسیکے لیئے ہے سب تعریف آسمانون اور زمین مین اور آخر دن مین
اور جبکہ ظہر کرتے ہو تم - یہہ آیت اخبار ہے بمعنی انشا کے یعنی امر کے اور عشیا
معطوف ہے حین تمسون پر - اور (لہ الحمد فی السموات والارض) جملہ معترضہ ہے
ابن عباس سے ہے کہ یہہ آیت جامع ہے پانچ نمازونکو مراد تمسون سے نماز مغرب اور عشا ہے
اور تصبحون سے نماز فجر - اور عشیا سے نماز عصر - اور تظہرون سے نماز ظہر کذا فی
تفسیر البیضاوی وغیرہ - امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا ہے والآیات الدالۃ
علی تفصیل الاوقات اربع - الآیۃ الاولی - قولہ فسبحان اللہ حین تمسون وحین

تصبحون) وہذہ الایۃ ابین آیات المواقیت فقولہ فسبحان اللہ) ای سبحوا اللہ معنا صلوا
للہ حین تمسون اراد بہ صلوۃ المغرب والعشاء۔ وحین تصبحون) اراد بہ صلوۃ الصبح۔
وعشیا اراد بہ صلوۃ العصر۔ وحین تظہرون) صلوۃ الظہر۔ الایۃ الثانیۃ۔ قولہ اقم الصلوۃ
لدلوک الشمس الی غسق اللیل) اراد بالدلوک ادارہا فدخل فیہ صلوۃ الظہر والمغرب
والعشاء ثم قال وقرآن الفجر) اراد بہ صلوۃ الصبح۔ الایۃ الثالثۃ۔ قولہ وسبح بحمد ربک
قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا ومن اناء اللیل فسبح واطراف النہار) فمن الناس من قال
ہذہ الایۃ تدل علی الصلوات الخمس لان الزمان اما ان یکون قبل طلوع الشمس او قبل
غروبہا فاللیل والنہار داخلان فی ہاتین اللفظین۔ الآیۃ الرابعۃ۔ قولہ تعالی
واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل) فالمراد بطرفی النہار الصبح والعصر۔ وقولہ زلفا
من اللیل) المغرب والعشاء۔ آیتین دلالت کرتی والدین تفصیل اوقات پرچار ہین
آیت پہلی قول اللہ تعالے کا سورہ روم مین فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون۔ ہی
اور یہہ آیت ابین آیات مواقیت ہے۔ پس قول اللہ تعالے کا فسبحان اللہ
یعنی سبحوا اللہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ نماز پڑہو تم اللہ کے لیئے جب کہ شام کرو تم اور مراد نماز
مغرب اور عشاء کی ہے۔ اور قول اللہ تعالی کا وحین تصبحون مراد اوس سے
نماز صبح کی ہے۔ اور قول اللہ تعالے کا وعشیا مراد اوس سے نماز عصر کی ہی
اور قول اللہ تعالے وحین تظہرون) مراد اوس نماز ظہر کی ہے۔ اور آیت دوسری
قول اللہ تعالے کا سورہ بنی اسرائیل مین اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل ہے
مراد دلوک سے ڈہلنا سورج کا ہے پس داخل ہے اوسمین نماز ظہر اور عصر اور مغرب
اور عشا کی پھر فرمایا وقرآن الفجر) مراد اوس سے نماز صبح کی ہے۔ آیت تیسری۔
قول اللہ تعالی کا سورہ طہ مین (وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا ومن اناء اللیل
فسبح واطراف النہار) ہے۔ پس بعض لوگون مین سے وہ ہے جسنے کہا یہہ دلالت

کرتی ہے اوپر نمازون پانچ کے اسلیئے کہ زمانہ یا سورج کے نکلنے سے پہلے ہے یا سورج کے ڈوبنے
سے پہلے پس رات اور دن داخل ہین ان دو لفظون مین - آیت چوتھی قول اللہ تعالی
کا سورہ ہود مین (اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل) ہے - مراد طرفی النہار سے
نماز صبح اور عصر کی ہے - اور قول اللہ تعالے کا وزلفا من اللیل) مراد اوس سے نماز
مغرب اور عشاء کی ہے - اور منجملہ اون احادیث کے پانچ حدیثین یہان مذکور ہوتی ہین
حدیث اول - صحیح مسلم مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ - ان النبی صلعم قال
لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من لم یصل الصلوۃ حتی یجئی وقت الصلوۃ الاخری
تحقیق نبی صلعم نے فرمایا نہین ہے سوجانے مین تقصیر سوا اسکے کہ نہین تقصیر اوسپر ہے جسنے
نہ پڑہی نماز یہان تک کہ آجاے وقت نماز دوسری کا - حدیث ثانی - بیچ صحیح مسلم
مین عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ قال قال لی رسول اللہ صلعم انہا سیکون
علیکم امراء اشغلہم اشیاء عن الصلوۃ حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا - کہا عبادہ نے
کہ فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے بیشک قریب ہے کہ ہونگی اوپر تمہارے امراء باز رکہینگے
اونکو اشیاء نماز سے یہان تک کہ جاتا رہیگا وقت نماز کا پس پڑہو تم نماز کو وقت معین
اوسکی مین - حدیث ثالث سنن ابی داود اور مسند امام احمد مین عبادۃ بن
الصامت سے روایت ہے کہ - قال قال رسول اللہ صلعم خمس صلوات افترضہا اللہ
من احسن وضوء ہن وصلاہن لوقتہن واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہدا ان
یغفرلہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر وان شاء عذبہ - کہا عبادہ نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین کہ فرض کیا ہے اونکو اللہ نے جسنے اچھا کیا وضو
اونکا اور پڑہا اونکو وقت وقت معین اونکیکے اور کامل کیا اونکے رکوع کو اور خشوع کو ہوگا
اوسکے لیئے اللہ پر عہد یہہ کہ بخشے اوسکو اور جسنے نہ کیا یہہ پس نہین ہے اوسکے لیئے اللہ پر عہد
اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے عذاب کرے اوسکو - حدیث رابع - سنن ابن ماجہ

اور مسند امام احمد مین بریدہ اسلمی سے روایت ہے — قال کنا مع رسول اللہ صلعم فی غزوۃ فقال بکروا بالصلوۃ فی یوم الغیم فانہ من فاتتہ صلوۃ العصر حبط عملہ — کہا بریدہ نی تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کے بیچ ایک غزوہ کے پس فرمایا آپ نی اول وقت پڑہو نماز کو بیچ دن بادل کے اسلیے کہ جسکی فوت ہوی نماز عصر کی حبط ہوا عمل اوسکا — حدیث خامس —

صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ان النبی صلعم قال یوم الاحزاب ملاء اللہ قبورہم وبیوتہم نارا کما شغلونا عن الصلوۃ الوسطی حتی غابت الشمس — تحقیق نبی صلعم نے فرمایا دن جنگ احزاب کے بہر دے اللہ اونکی قبروںمین اور اونکے گہرون مین آگ جیسا کہ روکا اونہون نے ہمکو نماز وسطی سے یہان تک کہ چہپ گیا سورج —

لہذا شوکانی نے دررہبیہ مین لکہا ہے — التوقیت واجب یعنی نماز کو اوسکے وقت مین پڑہنا واجب ہے — اور دراری مضیہ شرح دررہبیہ مین ذکر کیا ہے کہ اختلاف ہے جواز جمع مین بغیر عذر کے اور حق عدم جواز اوسکا ہے اور توقیت واجب ہے بنابر ورود اوامر صحیحہ کے ساتہہ تادیہ صلوۃ کے اوسکے وقت مین اور ورود نہی کے اداکرنے او سکے سے بیچ غیر وقت اوسکے — قولہ صحیح بخاری — وصحیح مسلم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے مدینہ مین ظہر وعصر کو اور مغرب اور عشا کو جمع کیا ہے لفظ صحیح بخاری کا یہہ ہے — حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی صلعم صلی بالمدینۃ سبعا وثمانیا الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال ایوب لعلہ فی لیلۃ مطیرۃ قال عسی انتہی — اقول جب کہ وجوب ہر نماز کے اداکرنیکا اوسکی وقت مین بہ آیات واحادیث ثابت ہوچکا تو اس حدیث ابن عباس سے عدم وجوب اوسکا ثابت نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ اس حدیث کے معنی مین احتمالات ہین اور احتمال جمع صوری کا اقوی الاحتمالات ہے پس استدلال ساتہہ اوسکے مدعای مفتی پر نہین ہوسکتی ہے قولہ اور جو لوگ کہ جمع بین الصلوتین فی الحضر کو ناجائز کہتے ہین وہ اس حدیث سے

چند طرح جواب دیتے ہین عمدہ ترین اجوبہ پانچ معلوم ہوتی ہین اسلیئے ہم اونکو نقل کرکے
ہر ایک کا کشف حقیقت کئے دیتے ہین اول یہہ حدیث معارض ہے ساتھہ دوسری حدیث
ابن عباس کی جو جامع ترمذی مین مروی ہے لفظا اوسکا یہہ ہے عن ابن عباس عن النبی صلعم
قال من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر انتہی حال اسکا یہہ ہے
کہ اس حدیث کی اسناد مین حنش بن قیس واقع ہے اور وہ ضعیف ہے جامع ترمذی مین قوم
ہے وہو ضعیف عند اہل الحدیث ضعفہ احمد وغیرہ انتہی پس یہہ حدیث صلاحیت معارضہ
حدیث صحیحین کی نہین رکہتی اقول یہہ جواب محققین کا نہین ہے اور یہہ حدیث مرفوعا اگرچہ
ضعیف ہے لیکن موقوفا کئی طرق سے آئی ہے۔ حاکم نے مستدرک مین ابی قتادہ عدوی سے
روایت کیا ہے کہ ان عمر کتب الی عامل لہ ثلث من الکبائر الجمع بین الصلوتین الا من عذر
والفرار عن الزحف والنہبی — تحقیق عمر بن الخطاب نے لکہا طرف اپنی عامل کی تین ہین
گناہون کبیرہ مین سے جمع کرنا درمیان دو نمازون کے مگر عذر سے اور بہاگنا لڑائی سے
اور لوٹ کرنا — اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین روایت کیا ہے ابو موسی اشعری
سے کہ قال الجمع بین الصلوتین من غیر عذر کبیرۃ من الکبائر — کہا ابو موسی اشعری نے کہ
جمع کرنا درمیان دو نمازون کے بدون عذر کے کبیرہ ہے کبائر مین سے — اور بہی ابن
ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین روایت کیا ہے ابی بن عبداللہ سے کہ جارنا کتاب عمر بن عبدالعزیز
لا تجمعوا بین الصلوتین الا من عذر — ومثلہ عن ابراہیم واسود واصحابہ — آئی ہماری
پاس کتاب عمر بن عبدالعزیز کی کہ نہ جمع کرو تم درمیان دو نمازون کے مگر ساتھہ عذر کے
اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابراہیم نخعی اور اسود اور اوسکی اصحاب سے اور موقوف
ایسی موقع مین حکم مرفوع رکہتی ہی قولہ دوم یہہ حدیث محمول مطر پر ہی اس جواب کو رد کرتی ہی
دوسری روایت صحیح مسلم کی جمعین فی غیر خوف ولا عذر کا لفظ واقع ہی اقول امام مالک نے موطا مین کہا ہے
ارئ ذلک فی مطر ظن کہتا ہون مین اسکا کہ یہہ تہا بیچ مینہ کے — زرقانی نے شرح موطا مین لکہا ہی

ووافقه علی ماظنه جماعة من اهل المدینة وغیرها منهم الشافعی قاله ابن عبد البر — اور موافقت کی ہے مالک کی اوپر اوسکی جسکا ظن کیا ہے مالک نے ایک جماعت نے اہل مدینہ اور غیر مدینہ سے کہ اونہین مین سے شافعی ہین کہا ہے اسکو ابن عبد البر نے — اور روایت فی غیر خوف ولا عذر صحیح مسلم مین مین نہین پاتا ہون — ہان صحیح مسلم مین — عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلعم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینة فی غیر خوف ولا مطر — البتہ موجود ہے یہہ روایت قطع نظر اسکے کہ مخالف ہے روایت جمهور کی جسمین فی غیر خوف ولا سفر ہے نہ فی غیر خوف ولا مطر چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابی داود اور سنن نسائی اور موطای مالک مین بروایت سعید بن جبیر ابن عباس سے فی غیر خوف ولا سفر مروی ہے — اسمین یعنی روایت فی غیر خوف ولا مطر مین — ایک راوی اعمش ہے سو حال اوسکا یہہ ہے — قال علی بن سعید النسوی سمعت احمد بن حنبل یقول منصور اثبت اهل الکوفة وفی حدیث الاعمش اضطراب کثیر — وقال الجوزجانی قال وهب بن زمعة المروزی سمعت ابن المبارك انما افسد حدیث اهل الکوفة ابو اسحق والاعمش — وقال جریر بن عبد الحمید سمعت المغیرة یقول اهلك اهل الکوفة ابو اسحق واعمشکم هذا — کذا فی المیزان للذهبی — کہا علی بن سعید نسوی نے کہ سنا مینے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تہے منصور اثبت اہل کوفہ کا ہے اور حدیث اعمش مین اضطراب بہت ہے — اور کہا جوزجانی نے ذکر کیا وہب بن زمعہ مروزی نے سنا مین نے ابن المبارک سے کہ سوا اسکے نہین کہ فاسد کیا ہے حدیث اہل کوفہ کو ابو اسحق اعمش نے — اور کہا جریر بن عبد الحمید نے سنا مینے مغیرہ سے کہ کہتے تہے مغیرہ ہلاک کیا اہل کوفہ کو ابو اسحق اعمش تمہاری نے جو یہہ ہے — تقریب نووی مین مرقوم ہے — وربما لم یسقط شیخه واسقط غیره لکونه ضعیفا او صغیرا تحسینا للحدیث — اور بسا وقت نہین ساقط کرتا ہے راوی مدلس اپنے شیخ کو اور ساقط کرتا ہے غیر شیخ کو مانند شیخ الشیخ اور سا دس سے اعلی کو بسبب ضعیف یا صغیر

ہوئے غیر شیخ سے کے تحسین حدیث کے لیئے — تدریت الراوی ہین اس قول کی شرح مین
مذکور ہے — قال الخطیب وکان الاعمش وسفیان الثوری یفعلان مثل ہذا — وقال العلائی
وبالجملة فہذا النوع افحش انواع التدلیس وشرہا — وقال العراقی وہو قادح فیمن تعمد فعلہ —
وقال شیخ الاسلام لاشک انہ جرح ووصف بہ الثوری والاعمش فلا اعتذار انہما لا یفعلانہ الا
فی حق من یکون ثقة عندہما ضعیفا عند غیرہما — کہا خطیب بغدادی نے اور تھی اعمش اور سفیان
ثوری تدلیس کرتے مثل اسکی — اور کہا علائی نے اور بالجملہ پس یہہ قسم تدلیس کی افحش اقسام
تدلیس اور بدترین انواع تدلیس ہے — اور کہا عراقی نے اور یہہ قسم تدلیس کی قادح ہے
اوسمین جسنے عمدا کیا ہے اسکو — اور کہا شیخ الاسلام یعنی حافظ ابن حجر نے کہ نہین شک
ہے اسمین کہ یہہ قسم تدلیس کی جرح ہے اور موصوف ہین اس قسم کی تدلیس کے ساتھہ
سفیان ثوری — اور اعمش — پس نہین مقبول ہے عذر اسطرح کہ یہہ دونو نہین کرتے
تھے تدلیس کو مگر حق مین اوسکے جو ثقہ ہوتا نزدیک انکے اور ضعیف ہوتا نزدیک انکے غیر
کے — پس یہہ روایت ایسی نہین جس سے یہہ تاویل رد ہوسکے — اور زرقانی —
نے شرح موطا مین لکھا ہے — واجاب البیہقی بان الاولی روایة الجمہور فہی اولی قال
وقد روینا عن ابن عباس وابن عمر الجمع بالمطر وہو یوید التاویل — واجاب غیرہ
بان المراد ولا مطر کثیر او لا مطر مستدام فلعلہ انقطع فی اثناء الثانیة — جواب دیا بیہقی
نے روایت مسلم سے جسمین فی غیر خوف ولا مطر ہے اسطرح کہ پہلی روایت جمہور کی ہے جسمین
لا مطر نہین پس روایت جمہور کی اولی ہے اور روایت کئے گئے ہین ہم ابن عباس
اور ابن عمر سے جمع کو بسبب مطر کے اور وہ موید ہے اس تاویل کا — اور جواب دیا ہے
غیر بیہقی نے کہ مراد لا مطر سے لا مطر کثیر اور لا مطر مستدام ہے پس شاید کہ مینہ منقطع ہوگیا
تھا درمیان دوسری نماز کے قولہ سوم یہہ کہ حدیث محمول جمع صوری پر ہے لیکن یہ
جواب بھی ہیچ ہے کیونکہ احتمال جمع صوری حدیث عرفات ومزدلفہ مین بھی قائم ہے باآنکہ

وہان بالاجماع جمع حقیقی درست ہے اقول اگر وجود احتمال جمع صوری حدیث عرفات اور
اور مزدلفہ مین فرض کیا جاے توکیا مخل ہے اجماع مین اسلیئے کہ احتمال جمع حقیقی بہی موجود ہے
اور جب اہل اجماع نے احتمال جمع حقیقی پر بسبب کسی مرجح کے اجماع کرلیا تو احتمال جمع صوری
بسبب اجماع کے ساقط ہوگیا بخلاف محل نزاع کے کہ یہان ایسا نہین ہے چہ جائیکہ
حدیث مزدلفہ اور عرفات مین احتمال جمع صوری نہین ہے۔ سنن نسائی مین ثابت ہے
عبداللہ بن مسعود سے کہ قال کان رسول اللہ صلعم یصلی الصلوٰۃ لوقتہا الا بجمع وعرفات۔
کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز کو اوسکی وقت مین مگر
مزدلفہ اور عرفات مین کہ جمع کیا آپنے نماز ظہر اور عصر کو وقت ظہر مین اور جمع کیا مغرب اور
عشا کو وقت عشا مین۔ اور صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ قال ما رایت
النبی صلعم صلی صلوٰۃ لغیر میقاتہا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء بجمع کہا ابن مسعود نی
کہ نہین دیکہا مین نی نبی صلعم کو کہ پڑہی ہون نماز بیچ غیر وقت اوسکی کے سوا دو نمازون سے کہ
جمع کیا درمیان مغرب اور عشا کے بیچ مزدلفہ کے۔ مانند اسکی روایت کیا گیا ہے ابن مسعود سی
صحیح مسلم اور سنن ابی داود اور سنن نسائی اور مصنف ابن ابی شیبہ مین قولہ بعض لوگ حدیث
صحیح مسلم سے جمع صوری پر استدلال کرتی ہین کیونکہ اوسکی ایک روایت مین ہے۔
قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلک۔ لیکن یہہ استدلال
منظور فیہ ہی کیونکہ یہہ ظن جابر بن زید کا ہی نہ حدیث مرفوع اور ظن تابعی کا حجت شرعی نہین ہی علاوہ اسکی
جابر بن زید کو خود تردد ہی کیونکہ حدیث بخاری سی معلوم ہوا کہ وہ اسکو مطر پر محمول کرتا ہی عسی
ان یکون فی لیلۃ مطیرۃ الظان بعض کہتے ہین کہ حدیث مرفوع سے جمع صوری ثابت ہی کیونکہ نسائی مین موجود ہے
عن ابن عباس قال صلیت مع النبی صلعم بالمدینۃ ثمانیا جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب
وعجل العشاء۔ لیکن یہہ بہی غلط ہے کیونکہ حدیث نسائی مدرج ہے دلیل اسپر یہہ ہے کہ حافظ
امام مسلم بن الحجاج نے جو برابت حفظ واتقان مین نسائی سے زاید ہے اپنی صحیح مین

اسطور پر روایت کیا ہے کہ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قول ابن عباس کا نہین ہے تا کہ حدیث مرفوع ہو جاوے بلکہ یہہ قول عمرو بن دینار اور جابر بن زید کا ہے —

اقول ظن جابر بن زید کا کہ تابعی ہے اگرچہ حجت شرعی نہو لیکن احتمال جمع صوری کو قوی کرتا ہے اسلیئے کہ جابر بن زید راوی ہے اس حدیث کا ابن عباس سے اور راوی حدیث کا واقف تر ہوتا ہے ساتھہ مراد کے غیر راوی سے — اور اسقدر کافی ہے بطلان استدلال کے لیئے — باقی یہہ خیال کہ جابر بن زید کو خود تردد ہے کیونکہ حدیث بخاری سے معلوم ہوا کہ وہ اسکو مطر پر محمول کرتا ہے صرف خیال ہی ہے اسلیئے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ اس روایت بخاری مین جو آیا ہے اوسکا مطلب یہہ ہے کہ ایوب سختیانی نے کہا ہے کہ شاید یہہ جمع صوری مینہ کی شب مین ہو کہا جابر بن زید نے کہ امید رکھتا ہون مین کہ یہہ جمع صوری مینہ کی شب مین ہو — اور جابر کے قول انا اظن ذلک مین مراد ظن سے علم ہے اور تعبیر کرنا علم کو ساتھہ ظن کے صرف بقصد موافقت قول عمرو بن دینار کے ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا تھا یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر واخر المغرب وعجل العشاء اوسکے جواب مین جابر نے یہہ کہا — اور روایت نسائی کی جسمین جابر بن زید نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ قال صلیت مع رسول اللہ صلعم بالمدینۃ ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء — موید اس احتمال کی ہے — اور مدرج کہنا اسکو قطع نظر اسکی کہ مدرج ہونا مضر تائید نہین اور مفید جزم جابر ہے ساتھہ اس احتمال کے مستلزم کرتا ہے ایک راوی کا جسکی ثقاہت مجمع علیہ ہے اور کہین ادراج اوس سے ثابت نہین ہوا اگرچہ بعض نے بعض اقسام ادراج کو جو یہان نہین جائز رکھا ہے لیکن جمہور نے کہا ہے کہ ادراج بجمیع اقسامہ حرام ہے — فی التدریب وکلہ ای الادراج باقسامہ حرام باجماع اہل الحدیث والفقہ وعبارۃ ابن السمعانی وغیرہ من تعمد الادراج فہو ساقط العدالۃ وممن یحرف الکلم عن مواضعہ وہو ملحق بالکذابین — ونحوہ فی شرح الشرح للعلاوی — وعلی القاری اور جیسا معلوم ہو چکا کہ جابر نے اپنے علم کو بقصد موافقت لفظ عمرو بن دینار ساتھہ ظن کے

تعبیر کیا ہے روایت صحیح مسلم سے معلوم نہین ہوسکتا کہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشا قول ابن عباس نہین ـــ اور ترجیح دینا روایت مسلم کو روایت نسائی پر محل نزاع مین اسوجہ سے کہ مسلم حفظ واتقان مین نسائی سے زاید ہے یہی غلط ہے اسلیے کہ یہہ ترجیح جب ثابت ہوسکتی تہی کہ جو رجال درمیان مسلم اور جابر کے ہین وہ بہی حفظ واتقان مین اون رجال سے جو درمیان مین نسائی اور جابر کے ہین زاید ہوتے ـــ اور یہان شیخ مسلم کا ابوبکر بن ابی شیبہ ہے ـــ اور شیخ نسائی کا قتیبہ بن سعید ہے ـــ اور قتیبہ بن سعید حفظ واتقان مین زاید ہے ابن ابی شیبہ سے یہان تک کہ قتیبہ کا حفظ واتقان مجمع علیہ ہے ـــ اور ابوبکر بن ابی شیبہ کو بعض نے کثیر الخطا بہی کہا ہے ـــ ذہبی نے میزان الاعتدال مین ذکر کیا ہے ـــ

قال المیمونی تذاکرنا یوما فقال رجل ابن ابی شیبۃ یقول عن عفان فقال احمد بن حنبل دع ابن ابی شیبۃ فی ذا انظر ما یقول غیرہ یرید ابو عبداللہ کثرۃ خطاءہ ـــ ثم قال الخطیب اری ان احمد بن حنبل لم یرد ما ذکرہ المیمونی من ان ابا بکر کثیر الخطاء ـــ وقال جعفر الفریابی سالت محمد بن عبداللہ بن نمیر عن بنی ابی شیبۃ ثلاثتہم فقال فیہم قولا لم احب ان اذکرہ ـــ

ابن حجر نے فتح الباری مین بعد ذکر قول نووی کے جسمین اونسے اس احتمال کو احتمال ضعیف یا باطل کہا تہا لکہا ہے ـــ وہذا الذی ضعفہ استحسنہ القرطبی ورجحہ قبلہ امام الحرمین وجزم بہ من القدماء ابن الماجشون والطحاوی وقواہ ابن سید الناس بان ابا الشعثاء وہو ممن روی الحدیث عن ابن عباس قد قال بہ وذلک فیما قد رواہ الشیخان من طریق ابن عیینۃ عن عمرو بن دینار فذکر ہذا الحدیث وزاد قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظنہ ـــ قال ابن سید الناس وراوی الحدیث ادری بالمراد من غیرہ ـــ اور یہہ احتمال جسکو ضعیف کہا نووی نے مستحسن کہا ہے اوسکو قرطبی نے اور ترجیح دیا ہے اوسکو پہلی اس سے امام الحرمین نے امام غزالی کے استاد نے اور جزم کیا ہے ساتہہ اوسکے متقدمین مین سے ابن ماجشون نے اور طحاوی نے اور قوی

کیا ہے اوسکو ابن سید الناس نے اسطرح کہ ابو الشعثاء جابر بن زید اور وہ راوی ہے اس حدیث کا ابن عباس سے تحقیق قائل ہوا ہے اسکا اور یہہ اوسمین ہے جسکو روایت کیا ہے شیخین نے طریق سفیان بن عینیہ سے کہ وہ روایت کرتا ہے عمرو بن دینار سے پھر ذکر کیا اس حدیث کو اور زیادہ کیا عمرو بن دینار نے کہ کہا مینے جابر بن زید سے کہ ای ابا الشعثاء مین ظن رکھتا ہون کہ تاخیر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر مین اور تعجیل کی عصر مین اور تاخیر کی مغرب مین اور تعجیل کی عشاء مین کہا جابر بن زید نے اور مین ظن رکھتا ہون اسکا — اور راوی حدیث کا واقف تر ہے ساتھہ مراد حدیث کے غیر راوی سے — پھر ابن حجر نے ایک شبہہ جسکو مین اوپر دفع کر چکا ہون ذکر کرکے لکھا — لکن یقوی ما ذکرہ من الجمع الصوری ان طرق الحدیث کلہا لیس فیہا تعرض لوقت الجمع فاما ان یحمل علی مطلقہا فیستلزم اخراج الصلوٰۃ عن وقتہا المحدود بغیر عذر — واما ان یحمل علی صفۃ مخصوصۃ لا یستلزم الاخراج ویجمع بہا بین مفترق الاحادیث والجمع الصوری اولی واللہ اعلم — لیکن قوت دیتا ہے جمع صوری کو جسکو ذکر کیا ہے ابن سید الناس نے یہہ کہ طرق الحدیث کے ساری نہیں ہے بیچ اون طرق کے تعرض واسطے وقت جمع کے — پس یا حمل کیجاے حدیث اوپر مطلق اون طرق کے پس مستلزم ہوگی اخراج نماز کو اوسکی وقت محدود معین سے بغیر عذر کے اور یا حمل کیجاے حدیث اوپر صفت مخصوصہ کے کہ نہ مستلزم ہو اخراج نماز کو اوسکی وقت معین سے اور جمع کیا جاے ساتھہ اوس صفت مخصوصہ کے درمیان حدیثون مختلف کے اور جمع صوری اولی ہے اور اللہ تعالی دانا تر ہے — اور تخریج رافعی مین ذکر کیا کہ

اجاب ابو حامد عن ہذا الجمع بانہ جمع صوری وہو ان توخر الاولی الی آخر وقتہا وتقدم الثانیۃ عقبہا فی اول وقتہا وہذا قد جاء صریحا فی الصحیحین عن عمرو بن دینار قال قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلک — جواب دیا ابو حامد نے اس جمع سے اسطرح کہ یہہ جمع صوری ہے اور وہ اسطرح ہے کہ موخر کیجاے پہلی نماز

والمہ اسعد

اوسکی اخروقت تک اور مقدم کیجاے دوسری نماز یعنی پہلی نماز کے دوسری نماز کے
اول وقت مین اور یہہ جمع صوری بتحقیق آیا ہے صریحا صحیحین مین عمرو بن دینار سے کہا عمرو
بن دینار نے جابر بن زید سے کہ ای ابا الشعثاء مین ظن کرتا ہون کہ موخر کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظہر کو اور تعجیل کی عصر مین اور موخر کیا مغرب کو اور تعجیل کی عشاء مین کہا جابر بن زید
نے اور مین ظن رکہتا ہون اسکا۔ عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے۔
واحسن التاویلات فی ہذا واقربہا الی القبول انہ اخر الاولی ای اخر وقتہا فصلاہا فیہ فلما
فرغ منہا دخلت الثانیۃ فصلاہا اور احسن تاویلات اس حدیث مین اور اقرب تاویلات
طرف قبول کی یہہ ہے کہ آنحضرت نے موخر کیا پہلی نماز کو اوسکی اخروقت تک پس پڑہا
آپنے پہلی نماز کو اوسکی اخروقت مین پہر جب فارغ ہوی پہلی نماز سے داخل ہو گئی دوسری
نماز یعنی وقت اوسکا پس پڑہا آپنے دوسری نماز کو اوسکی اول وقت مین۔ اور شوکانی
نے نیل الاوطار مین لکہا۔ ومما یدل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ
النسائی عن ابن عباس بلفظ صلیت مع النبی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا اخر
الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء فراوی حدیث الباب قد صرح بان ما رواہ من
الجمع المذکور ہو الجمع الصوری۔ ومما یوید ذلک ما رواہ الشیخان عن عمرو بن دینار انہ قال
یا ابا الشعثاء اظنہ وابو الشعثاء ہو راوی الحدیث عن ابن عباس کما تقدم ومن المویدات
للحمل علی الجمع الصوری ما اخرجہ مالک فی الموطاء والبخاری۔ وابو داود۔ والنسائی
عن ابن مسعود قال ما رایت رسول اللہ صلعم صلی صلوۃ لغیر میقاتہا الا صلوتین جمع بین المغرب
والعشاء بالمزدلفہ وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا فنفی ابن مسعود مطلق الجمع وحصرہ فی جمع المزدلفہ
مع انہ ممن روی حدیث الجمع بالمدینۃ کما تقدم وہو یدل علی ان الجمع الواقع بالمدینۃ صوری
ولو کان جمعا حقیقیا تعارض روایتاہ والجمع ما امکن المصیر الیہ ہو الواجب۔ ومن المویدات
للحمل علی الجمع الصوری ایضا ما اخرجہ ابن جریر عن ابن عمر قال خرج علینا

رسول الله صلعم فكان يوخر الظهر ويعجل العصر فيجمع بينهما ويوخر المغرب ويعجل العشاء فيجمع بينهما
وهذا هو الجمع الصوري وابن عمر هو ممن روى جمعه صلعم بالمدينة كما اخرج ذلك عبد الرزاق عنه
وهذه الروايات معينة لما هو المراد من لفظ جمع لما تقرر في الاصول من ان لفظ جمع بين الظهر
والعصر لا يعم وقتها كما في مختصر المنتهى وشروحه والغاية وشرحها وسائر كتب الاصول بل مدلوله
لغة الهيئة الاجتماعية وهي موجودة في جمع التقديم والتاخير والجمع الصوري الا انه لا يتناول
جميعها بل لا اثنين منها اذ الفعل المثبت لا يكون عاما في اقسامه كما صرح بذلك ائمة الاصول فلا يتعين
واحد من صور الجمع المذكور الا بدليل وقد قام الدليل على ان الجمع المذكور في الباب هو الجمع [الصوري]
فوجب المصير الى ذلك — وقد زعم بعض المتاخرين انه لم يرد الجمع الصوري في لسان الشارع
واهل عصره وهو مردود بما ثبت عنه صلعم من قوله للمستحاضة وان قويت على ان توخري
الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين ومثله في المغرب والعشاء —

تعجیل

وبما سلف عن ابن عباس وابن عمر — اور منجملہ اوسکے جو دلالت کرتا ہے اوپر متعین
ہونی حمل حدیث باب کے جمع صوری پر وہ ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی نے ابن
عباس سے ساتھ اوس لفظ کے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ نماز پڑہی مین نے ساتھ نبی صلعم کے
ظہر اور عصر کی اکہٹا اور مغرب اور عشاء کی اکہٹا تاخیر کی آپنے ظہر مین اور تعجیل کی عصر مین
اور تاخیر کی مغرب مین اور تعجیل کی عشاء مین — پس راوی حدیث باب نے تحقیق
تصریح کی ہے اسکی کہ جو روایت کیا ہے اوسنے جمع کو وہ صوری تہا — اور منجملہ اوسکی جو تائید
کرتا ہے جمع صوری کی وہ ہے جو روایت کیا ہے شیخین نے عمرو بن دینار سے کہ عمرو بن دینار نے کہا جابر
بن زید سے کہا یا ابا الشعثاء ظن کرتا ہون مین کہ انحضرت صلعم نے تاخیر کی ظہر مین اور تعجیل کی عصر مین اور تاخیر کی مغرب
مین اور تعجیل کی عشاء مین کہا ابو الشعثاء جابر بن زید نے کہ مین ظن کرتا ہون اسکا اور ابو الشعثاء راوی حدیث کا
ہے ابن عباس سے جیسا پہلے مذکور ہوا اور منجملہ موید آن حمل حدیث باب جمع صوری پر وہ ہے جو روایت کیا امام مالک نے
موطا مین اور بخاری اور ابو داود اور نسائی نے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے نہین دیکہا

ہین نی رسول اللہ صلعم کو کہ نماز پڑہی ہو آپنے کوئی نماز بیچ غیر وقت اوسکی کے مگر دو نمازین کہ
جمع کیا درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز فجر کی پڑہی اوس دن پہلے اوسکی وقت
سے جس وقت کی آپکو عادت تہی نہ پہلی طلوع فجر سے کہ باجماع مسلمین جائز نہین جیسا کہ
خود ہی کہا — پس نفی کی ابن مسعود نی مطلق جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ مین باآنکہ ابن مسعود
اونہین سے ہین جنہون نی روایت کیا ہے جمع کو بیچ مدینہ کے جیسا کہ ذکر اوسکا پہلی ہو چکا کہ طبرانی
نے معجم کبیر اور معجم اوسط مین ابن مسعود سی روایت کیا ہے کہ جمع کیا رسول اللہ صلعم نی مدینہ مین درمیان
ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے — اور یہہ نفی اور حصر دال ہے اسپر کہ جمع واقع مدینہ مین جمع
صوری ہے اور اگر ہوتا جمع حقیقی تو متعارض ہوتین دو روایتین ابن مسعود کی اور جمع کرنا
دونو روایتونمین جب تک کہ ممکن ہو رجوع طرف اوسکی واجب ہے — اور منجملہ مویدات
حمل حدیث باب جمع صوری پر یہی ہے وہ جو روایت کیا ہے ابن جریر نے ابن عمر سے روایت کیا ابن
جریر نے کہ نکلے ابن عمر اور کہا ابن عمر نے کہ نکلی اوپر ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس تہی آپ
کہ تاخیر کرتے تہے ظہر مین اور تعجیل کرتے تہے عصر مین پس جمع کرتے تہے درمیان دونوکے اور تاخیر
کرتے تہے مغرب مین اور تعجیل کرتے تہے عشا مین پس جمع کرتے تہے درمیان دونوکے —
اور یہہ وہ جمع صوری ہے اور ابن عمر اونہین سے ہین جنہون نے روایت کیا آنحضرت سے جمع
کرنیکو مدینہ مین جیسا کہ روایت کیا ہے عبد الرزاق نے اپنی مصنف مین — اور یہہ روایتین
متعین کرنیوالی ہین مراد کو لفظ جمع سے اسلیئے کہ مقرر ہو چکا ہے اصول مین کہ لفظ جمع بین
الظہر والعصر مین عام ہے ظہر اور عصر کے وقتونکے لیئے جیسا کہ مختصر منتہی ابن حاجب اور اوسکی
شروح اور غایہ اور اوسکی شرح اور تمام کتب اصول مین ہے بلکہ مدلول اوسکا لغت مین ہیئت
اجتماعیہ ہے اور وہ موجود ہے جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری مین مگر تحقیق وہ نہین شامل
ہے جمیع اونکی کو اور نہ دو کو اونمین سے اسلیئے کہ فعل مثبت نہین ہوتا ہے عام بیچ اقسام اپنی
کے جیسا کہ تصریح کی ہے ساتھ اسکے ائمہ اصول نے پس نہ متعین ہوگی کوئی صورت صورتون

جمع مذکور مین سے مگر ساتھہ دلیل کے اور تحقیق قایم ہوچکی ہے دلیل اوپر اسکی کہ جمع مذکور بیچ اس باب کے
وہ جمع صوری ہے پس واجب ہوگا رجوع طرف جمع صوری کی — اور تحقیق زعم کیا ہے بعض متاخرین
نے کہ نہین وارد ہوا ہے جمع صوری لسان شارع اور اہل عصر شارع مین — اور یہہ زعم مردود
ساتھہ اوسکی کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلعم سے فرمانا آپکا مستحاضہ کو — اور اگر قوت رکھی تو اسپر
کہ تاخیر کرے ظہر مین اور تعجیل کرے عصر مین پس غسل کر تو درمیان دو نمازون کے اور مثل اوسکی بیچ
مغرب اور عشا کے — اور یہہ زعم مردود ہے ساتھہ اوسکی کہ سابق مین گذر چکا ابن عباس
اور ابن عمر سے — **قولہ** — چہارم یہہ کہ امت نی اجماع کیا ہے اس حدیث کے ترک پر جیسا کہ ترمذی
نے اسکی تصریح کی ہے لیکن یہہ بھی غلط ہے چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے اما حدیث
ابن عباس فلم یجمعوا علی ترک العمل بہ بل لہم اقوال اور یہی اوسمین ہے و ذہب جماعۃ من الائمۃ الی
جواز الجمع فی الحضر للحاجۃ لمن لا یتخذہ عادۃ وہو قول ابن سیرین واشہب من اصحاب مالک
وحکاہ الخطابی عن القفال الشاشی الکبیر من اصحاب الشافعی عن ابی اسحق عن جماعۃ من اصحاب
الحدیث واختارہ ابن المنذر ویویدہ ظاہر قول ابن عباس اراد ان لا یحرج امتہ فلم یعللہ
بمرض ولا غیرہ انتہی اور فتح الباری مین مرقوم ہی وقد ذہب جماعۃ من الائمۃ الی الاخذ بظاہر
الحدیث فجوزوا الجمع فی الحضر للحاجۃ لکن بشرط ان لا یتخذ ذلک عادۃ وممن قال بہ
ابن سیرین وربیعۃ واشہب وابن المنذر والقفال الکبیر وحکاہ الخطابی عن جماعۃ من اصحاب
الحدیث انتہی — پس اس وجہ سے کہ یہہ حدیث بالاجماع متروک العمل ہے اس حدیث کو قابل
احتجاج نہ سمجھنا بناے فاسد علی الفاسد ہے **اقول** — کتاب العلل جامع ترمذی مین مرقوم
ہے — جمیع ما فی ہذا الکتاب من الحدیث ہو معمول بہ وبہ اخذ بعض اہل العلم ما خلا
حدیثین حدیث ابن عباس ان النبی صلعم جمع بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف
ولا سفر — وحدیث انہ قال صلعم اذا شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ وبینا علۃ الحدیثین
جمیعا فی الکتاب انتہی —

ساری حدیثین جو اس کتاب مین ہین وہ معمول بہ ہین اور ساتھہ اونکی اخذ کیا ہے بعض اہل علم نی سوا دو حدیثون کے کہ ایک حدیث ابن عباس کی ہے کہ نبی صلعم نی جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے مدینہ مین اور مغرب او رعشا کو بدون خوف کے اور سفر کے - اور دوسری حدیث یہہ ہے کہ نبی صلعم نی فرمایا جب پئی شراب کو پس کوڑی مارو اوسکی پہر اگر عود کری چوتھی بار پس قتل کر و اوسکو - اور بیان کر چکے ہین ہم علت دونو حدیثو نکے بیچ کتاب کے - اور شرح اثار طحاوی مین مذکور ہے - ولم یقل احد منا ولا منہم بجواز الجمع فی الحضر - اور نہین قائل ہوا ہے کوئی ہم مین سے اور نہ اونمین سے ساتھہ جواز جمع کے بیچ حضر کے باقی یہہ قول جو نووی اور ابن حجر نے نقل کیا جب قابل لحاظ ہو سکتا ہے کہ ثبوت اسکا ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر سے باسناد صحیح ہو مجرد نووی اور ابن حجر اور امثالہما کا لکھنا اسمین کافی نہین ہو سکتا ہے چہ جائیکہ قول ترمذی اور طحاوی سے جو فی الجملہ قرب رکھتی تہی اون سے زمانہ مین نہ قائل ہونا اونکا ساتھہ اس قول کے مفہوم ہوتا ہو اسی قیاس پر حال ہے نسبت اس قول کا طرف قفال اور ایک جماعت کے محدثین مین سے اور بعد تسلیم ثبوت کے یہہ خلاف حادث ہے بعد اجماع کے پس قابل اعتبار نہین - شوکانی نے نیل الاوطار مین - بعد نقل عبارت فتح الباری اور عبارت بحر کی جسمین ذکر ہے قول امامیہ اور بعض ائمہ زیدیہ کا لکھا ہے - ولا ادری ما صحۃ ذلک فان الذی وجدناہ فی کتب بعض الائمۃ وکتب غیرہم تقضی بخلاف ذلک - وذہب الجمہور الی ان الجمع بغیر عذر لا یجوز - وحکی فی البحر عن البعض انہ اجماع - ومنع ذلک مستندا بانہ قد خالف فی ذلک من تقدم - واعترض علیہ صاحب المنار بانہ اعتدا وبخلاف حادث بعد اجماع الصدر الاول اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا ہے صحت اسکی پس تحقیق وہ جو پایا ہے ہمنے بیچ کتابون بعض اماموں کے حکم کرتا ہے ساتھہ خلاف اسکی کے - اور گئے ہین جمہور اسطرف کہ جمع بدون عذر کے جائز نہین اور حکایت کیا گیا ہے بیچ بحر کے

بعض سے کہ عدم جواز جمع پر بدون عذر کے اجماع ہے اور منع کیا گیا ہے یہہ اجماع اس
سند سے کہ خلاف کیا ہے اسمین اون لوگون نے جنکا ذکر اوپر ہو چکا -اور اعتراض کیا ہی
اوسپر صاحب منار نے کہ استناد مین ساتہہ اس سند کے اعتداد اور اعتبار ہے ساتہہ
خلاف حادث کے بعد اجماع صدر اول کے - اور قول ابن عباس کا اراد ان لایحرج
امتہ جیسا کہ موید جمع حقیقی کا ہے ویسے ہی موید جمع صوری کا ہی - شوکانی نے نیل
الاوطار مین لکہا ہے - ولاشک منصف ان فعل الصلوتین دفعۃ والخروج الیہما مرۃ
اخف من خلافہ والیسر - اور نہین شک کرتا ہے کوئی منصف اسمین کہ ادا کرنا دونمازون کا
ایک دفعہ اور آنا طرف دونمازونکی ایکبار خفیف تر اور آسان تر ہے اوسکی خلاف سے بالجملہ
جبکہ غلط ہونا قول ترمذی اور طحاوی کا جو کہتے ہین کہ بالاجماع یہہ حدیث معمول بہ نہین ہنوز
ثابت نہین ہے پس اسوجہ سے کہ یہہ حدیث بالاجماع متروک العمل ہے اس حدیث کو قابل
احتجاج نہ سمجہنا بناء الفاسد علی الفاسد نہین تو کیا ہے یہہ کہ جمع بعذر مرض تہی لیکن اسکا رد
علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہے وفیہ نظر لانہ کان
جمع صلعم بین الصلوتین لعارض المرض لما صلی معہ الا من لہ نحو ذلک العذر والظاہر انہ صلعم
جمع باصحابہ وقد صرح بذلک ابن عباس فی روایتہ انتہی اقول نووی نے شرح مسلم مین لکہا ہے
ومنہم من قال ہو محمول علی الجمع بعذر المرض او نحوہ مما ہو فی معناہ من الاعذار - وہذا قول احمد بن
حنبل - والقاضی حسین من اصحابنا - واختارہ الخطابی - والمتولی - والرویانی - من اصحابنا -
وہو المختار فی تاویلہ لظاہر الحدیث ولفعل ابن عباس وموافقۃ ابی ہریرہ ولان المشقۃ فیہ اشد من
من المطر - اور بعض تاولین مین سے وہ ہی جنے کہا کہ یہہ محمول ہے اوپر جمع کے بعذر مرض
کے یا بعذر اوسکی جو مانند ہے مرض کی معنی مین اعذار مین سے اور یہہ قول امام احمد بن
حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا جو ہمارے اصحاب شافعیہ مین سے ہے اور اختیار کیا ہے اسکو
خطابی اور متولی اور رویانی نے جو ہمارے اصحاب شافعیہ مین سے ہین اور یہی مختار ہے

اس حدیث کی تاویل مین واسطے ظاہر حدیث اور واسطے فعل ابن عباس اور موافقت ابو ہریرہ کے اور اسلیے کہ مشقت مرض مین شدید تر ہے مینہ سے — اور ابن حجر نے جو اس تاویل پر نظر وارد کی اوسکی جواب مین محلی شرح موطا مین مرقوم ہے — ویمکن ان یقال انما صلوا معہ بخبر ما یفصل الصلوۃ خلفہ فالجمع ابیح لہم تبعا للنبی صلعم وان لم یجز استقلالا — اور ممکن ہے کہ کہا جاوے سے اسکے نہین کہ نماز پڑہی ہو صحابہ نے ساتہہ آنحضرت کے بسبب کسی خبر کے ساتہہ فصل نماز کی پیچہے آپکے پس جمع کرنا مباح کیا گیا ہو اونکے لیئے بہ تبعیت نبی صلعم کے اگرچہ ناجائز ہو جمع کرنا بالاستقلال — اور جائز ہے کہ پڑہ لیا ہو صحابہ نے ظہر اور مغرب کو اپنی وقت مین اور یہہ حضرت کے اقتدا بہی کر لی ہو — اور یہی روایت ابن عباس سے خود ابن عباس کا پڑہنا ثابت ہوتا ہے نہ اور صحابہ کا پس جائز ہے کہ ابن عباس کو بہی عذر مرض کا ہو — حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی مسوی شرح موطا مین لکہا ہے — والظاہر عندی ان ابن عباس اراد حکایۃ ما فعلہ النبی صلعم فی التبوک من الجمع وقولہ فی غیر خوف ولا سفر معناہ ما بینہ ابن ماجۃ فقال فی السفر من غیر ان یعجلہ شئے ولا یطلبہ عدو ای اراد بالسفر حالۃ السیر واما من قال بالمدینۃ او ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا فمحمول علی الوہم من لفظ السفر فروی بالمعنی وحقق وہمہ وہذہ العلۃ ہی التی منعتہم من العمل علے ظاہر الحدیث مع کون رواتہ ثقات — اور ظاہر تر نزدیک میری یہہ ہے کہ ابن عباس نے ارادہ کیا حکایت اوس چیز کا کہ کیا تہا نبی صلعم نے بیچ تبوک کے جمع درمیان دو نماز وںکے اور قول ابن عباس کا فی غیر خوف ولا سفر معنی اوسکے وہ ہین جسکو بیان کیا ہے ابن ماجہ نے پس کہا بیچ سفر کے بدون اسکی کہ جلدی کرائی آپ سے کوئی چیز اور نہ طلب کرے اوسکو دشمن — یعنی ارادہ کیا ساتہہ سفر کے چلنے کی حالت کو اور جسنے کہا حدیث ابن عباس مین بالمدینۃ او ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا — پس محمول ہے اوپر وہم کے لفظ سفر سے پس روایت کیا اوسنے بالمعنی اور محقق کیا اپنے وہم کو پس یہہ علت وہی ہے جسنے منع کیا لوگونکو عمل کرنے سے ظاہر حدیث پر باوجود ہونے راویون

اوسکی کے ثقہ - اور مصفی مین لکھا - و اظہر نزدیک ابن بندہ ضعیف انست کہ ابن عباس حکایت فعل
آنحضرت کردہ در غزوہ تبوک و معنی لفظ فی غیر خوف ولا سفر انست کہ ابن ماجہ ذکر کردہ فی السفر
من غیر ان یعجلہ شئے ولا یطلبہ عدو و مراد از سفر حالت سیر است و از غیر سفر حالت نزول و اطمینان
و بعضی رواۃ اینحدیث لفظ بالمدینۃ را زیادہ کردہ اند و بعضی دیگر لفظ ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا
و این تصرفات ہم محمول بر وہم است کہ از نفی سفر برخاست پس روایت بالمعنی کردہ و در ان
بتحقیق وہم خود پرداخت - و ہمین علت جمہور علما از عمل باین حدیث تقاعد کردہ اند باوجودیکہ
رواۃ اینحدیث جملہ ثقات اند - قولہ - اور عدم جمع کا سنت موکدہ ہونا آنحضرت صلعم کی
مواظبت سے ثابت ہے اور مواظبت اظہر من الشمس ہے کہ احتیاج بیان کی نہین ہے واللہ اعلم
و علمہ اتم کتبہ محمد بشیر تجاوز عنہ العلیم الخبیر - اقول عدم کسی شئے کا جب تک مستمر نہو مواظبت
سے سنت موکدہ نہین ہوتا ورنہ عدمات تمام افعال آنحضرت کے جو آپ سے مرۃ یا مرتین وقوع مین
آئے جنکو سنت غیر موکدہ کہتے ہین سنت موکدہ ہوجائین - اور وجوب پڑہنے نماز و نکا اونکی
اوقات محدودہ مین آیات قرآن مجید سے اول ثابت ہوچکا ہے - اور سنت موکدہ ہونا پڑہنے
نماز کا اونکی اوقات مین ہم کسیکے کلام مین نہین پاتے ہین بالجملہ کوئی واجب مواظبت
سے سنت موکدہ نہین ہوتا ہے فقط

مطبع الیسوسی ایشن پریس مراد آباد مین بماہ اگست ۱۸۷۰ع حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

امداد المرتاد
للرد علی من قرء الدال مکان الضاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل القران تنزیلا - وامر عبادہ بترتیلہ ترتیلا - والصلوۃ علی رسولہ افضل من اوتی الکتاب - وعلی آلہ و اصحابہ الذی تلقوہ من فی ذلک الجناب - امابعد سید امداد العلی اکبرآبادی کہتا ہی کہ ہرگاہ جم غفیر عوام حفاظ قران کو دیکہا مین نے کہ بجاے ضاد معجمہ کے دال مہملہ مفخمہ پڑہتے ہین اور بعض دال مخففہ یعنی مرققہ - اور ضاد صحیحہ کہ مشابہۃ الصوت بہ ظای معجمہ ہے اداکرنیوالون پر معترض اور بعض متنبری بنری علم ہی اونکی موید بلکہ نماز مین ضاد صحیحہ پڑہنے سے قائل بفساد صلوۃ یہہ سالہ کہ مسمی بہ امداد المرتاد للرد علی من قرء الدال مکان الضاد ہی تنقیح مین اس مسئلہ کی کہ ضاد معجمہ آیا مشابہ الصوت ساتہہ دال مہملہ کے ہی یا ساتہہ ظای معجمہ کے - اور تمیز ضاد معجمہ کی دال مہملہ سے متعسر ہے یا ظای معجمہ سے - اور دال مہملہ پڑہنے سے بجاے ضاد معجمہ بقصد ادای ضاد معجمہ کیا حکم ہے نماز کا اور ظای معجمہ پڑہنے سے بجاے ضاد معجمہ کی بقصد ادای ضاد معجمہ کیا حکم ہے نماز کا - پس تنقیح امر اول اور ثانی کی یہہ ہے کہ ضاد معجمہ مشابہۃ الصوت ساتہہ ظای معجمہ کے ہے نہ ساتہہ دال مہملہ کے - اور تمیز ضاد معجمہ کی ظا معجمہ سے متعسر اور دشوار ہے نہ دال مہملہ سے - تفصیل اسکی یہہ ہے کہ مخرج ضاد معجمہ شروع ایک پہلو دو پہلو زبان مین سے ہے ساتہہ داڑہون اوپر کے جو متصل اوسکی ہین - اور شروع پہلو زبان سے مراد پہلو جڑ زبان کا ہے جو متصل حلق کے ہے پس ضاد معجمہ جڑ زبان کی بائین طرف کے پہلو سے بہی نکلتا ہے اور داہنی طرف کے پہلو سے بہی نکلتا ہے اور نکالنا اوسکا جڑ زبان کی بائین طرف کے پہلو سے نزدیک اکثر کے اسان ہے اور نزدیک بعض کے غالبا ضاد نکلتا ہے داہنی طرف سے - اور مخرج ظاء معجمہ زبان کی نوک ہی ساتہہ کنارہ دو انگلی دانت اوپر کے

اور یہی مخرج ہے ذال معجمہ اور ثای مثلثہ کا — اور مخرج دال مہملہ کا زبان کی نوک سے ساتھہ جڑ دو اگلی
دانت اوپر کے — اور یہی مخرج ہے طای مہملہ اور تای مثناۃ فوقانیہ کا — اور مخرج زای معجمہ کا
زبان کی نوک سے ساتھہ کنارہ دو اگلی دانت نیچی کے — اور یہی مخرج صاد اور سین مہملتین کا ہی
اور ابن جنی — اور زمخشری اور ابن حاجب — نے مقدم کیا ہے زا کو سین پر — اور شرح
ہادی مین ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ سین مقدم ہے زا پر — ضاد معجمہ صفت جہر اور رخاوت اور استعلا اور
اصمات اور سکون اور تفخیم اور نفخ اور اطباق مین ظای معجمہ کا شریک ہی اور صفت استطالت مین
منفرد — اور جہر اور رخاوت اور اصمات اور سکون اور نفخ مین ذال معجمہ کا شریک اور صفت
استعلا اور اطباق اور تفخیم اور استطالت مین منفرد — اور جہر اور رخاوت اور اصمات اور
سکون اور نفخ مین زای معجمہ کا شریک اور صفت استعلا اور اطباق اور استطالت اور
تفخیم مین منفرد — خلاصۃ التجوید مین مرقوم ہے نفخ وآن معنی و مبادن است و منفوخہ چہار
حروف اند ضاد وظاء وذال وزا کہ در تلفظ ان مثل نفخ پیدا گردد — اور رضی نی
شرح شافیہ مین ذکر کیا ہے وبعض الحروف اذا وقفت علیہا خرج معہا مثل النفخۃ
ولم تضغط ضغط الاول وہی الظاء والذال والضاد والزاء — پس درمیان ضاد اور ظاء اور
ذال اور زا کے تشابہ صوت ہی اور منشاء اس تشابہ کا مجموع صفات جہر اور اصمات اور رخاوت
اور سکون اور نفخ ہے حروف لسانیہ مین اور یہہ مجموع متحقق نہین ہے مگر انہین چار حرفون مین پس
یہہ تشابہ نہوگا مگر درمیان انہین چار حرفونکے — اور دال مہملہ مین اگرچہ جہر اور اصمات ہی لیکن
رخاوت اور سکون اور نفخ نہین پس مجموع مذکور اوسمین منتفی ہے بایجا درمیان ضاد معجمہ اور
دال مہملہ کے تشابہ صوت نہین ہوسکتا ہے ظای معجمہ شریک ہے ضاد معجمہ کی ساری صفات
مین سوای استطالت ایک صفت کے اور دال مہملہ شریک ہی ضاد معجمہ کی جہر اور اصمات دو صفت
مین — اور رخاوت اور استعلا اور اطباق اور تفخیم اور سکون اور نفخ اور استطالت سات صفت مین
مباین ضاد کے — جہد المقل مین مرقوم ہے — الضاد والظاء والذال المعجمات الکل

متشارکة فی الجهر والرخاوة ومتشابهة فی السمع ـ اور یہی جہد المقل میں مسطور ہے ویشبه صوتها
ای صوت الضاد المعجمة) صوت الظاء المعجمة بالضرورة ـ اور شعلہ شرح شاطبی میں مذکور ہے
ان هذه الثلث) ای الضاد والظاء والذال) متشابهة فی السمع والضاد لا تفترق عن الظاء
الا باختلاف المخرج وزیادة الاستطالة فی الضاد ولولاهما لكانت احدهما عين الاخرى ـ
اور ابو محمد مکی ابن ابیطالب قیسی جو ہی متوفی سنہ چار سو سینتیس نے رعایة تجوید القرات
میں لکھا ہے ـ ان الضاد حرف يشبه لفظه فی السمع لفظ الظاء لانهما من حروف الاستعلاء
والاطباق ومن حروف الجهر والرخاوة ولولا اختلاف المخرجين وما فی الضاد من الاستطالة لكان
لفظهما واحدا ولم يختلفا فی السمع ـ اور محمد مرعشی نے رسالہ مفردہ مصنوعہ للضاد میں لکھا ہے
واما من يلفظ من حافة اللسان مع ما يليها من الاضراس واعطى له رخاوته فمد به صوته لرخاوته
وجعل امتداد صوته ازيد من امتداد صوت الظاء المعجمة لزيادة استطالته واظهر معه صوت خروج
الريح وتفشيا من تفشي الفاء واخرج معه مثل النفخة فهذا هو الحق المتيقن بكلمات الائمة الموقنين
وحينئذ يشبه لفظه فی السمع لفظ الظاء المعجمة وهذا مما لا شك فيه ـ تفسیر اتقان میں بیان
میں تجنیس لفظی کے مذکور ہے ـ ومنها اللفظی بان يختلفا بحرف مناسب لاخر مناسبة
لفظية كالضاد والظاء كما فی قوله تعالیٰ وجوه يومئذ ناضرة الی ربها ناظرة ـ شمس الدین ابو الخیر
محمد بن الجزری نے نشر میں لکھا ہے ـ والضاد انفرد بالاستطالة وليس فی الحروف ما يعسر
على اللسان مثله فان السنة الناس فيه مختلفة وقل من يحسنه فمنهم من يخرجه ظاء ومنهم من يمزجه بالذال
ومنهم من يجعله لاما مفخمة ومنهم من يشمه الزاء وكل ذلك لا يجوز والحديث المشهور على الالسنة
انا افصح من نطق بالضاد لا اصل له ولا يصح فليحذر من قلبه الی الظاء ولا سيما فيما يشبه بلفظه
نحو ضل من يدعون يشبه بقوله ظل وجهه ـ اور یہی محمد بن محمد الجزری نے تمہید فی علم التجوید میں
لکھا ہے واعلم ان هذه الحروف ليس فی الحروف ما يعسر على اللسان مثله والناس
يتفاوتون فی النطق به فمنهم من يجعله ظاء لانه يشارك الظاء فی صفاتها كلها ويزيد عليها

بالاستطالة فلولا الاستطالة واختلاف المخرجين لكانت ظاء وهم اكثر الشاميين وبعض اهل المشرق
اور یہی محمد بن محمد الجزری فی تمہید میں ذکر کیا ہے — وحکی ابن جنی فی کتاب التنبیہ وغیرہ ان
من العرب من یجعل الضاد ظاء مطلقا فی جمیع کلامہم ہذا قریب وفیہ توسع للعامة — ومنہم من
لا یوصلہا الی مخرجہا بل یخرجہا ممزوجة بالطاء المہملة لا یقدرون علی غیر ذلک وہم اکثر المصریین
وبعض اہل المغرب — ومنہم من یخرجہا لاما مفخمة وہم الزیالع ومن ضاہاہم — اور محمد بن محمد
الجزری نے مقدمہ میں لکھا ہے — والضاد باستطالة ومخرج — میز من الظاء کلہا تجی
یعنی تمیز دی ضاد معجمہ کو ساتھ استطالت اور مخرج کے ظاء معجمہ سے اور کل ظاء ین جو قرآن مجید
میں آئی ہیں وہ اگلی شعروں میں آتی ہیں — مصنف کے بیٹے نے شرح مقدمہ میں لکھا ہی
امر بتمییز الضاد من الظاء بالمخرج وصفة الاستطالة — اور شیخ الاسلام زکریا انصاری نے
شرح مقدمہ میں لکھا ہی — یعنی میز الضاد بالاستطالة حتی یتصل بمخرج اللام لما فیہ من قوة الجہر
والاطباق والاستعلاء وقد انفرد الضاد بالاستطالة ولیس فی الحروف ما یعسر علی
اللسان مثلہ والسنة الناس فیہ مختلفة — فمنہم من یخرجہ ظاء — ومنہم من یخرجہ ذالا —
ومنہم من یشمہ الزاء — لکن لما کان تمیزہ عن الظاء مشکلا بالنسبة الی غیرہ امر الناظم بتمییزہ
عن ذلک — اور ملا علی قاری فی شرح مقدمہ میں لکھا ہے — وقد انفرد الضاد بالاستطالة
حتی یتصل بمخرج اللام لما فیہ من قوة الجہر والاطباق والاستعلاء ولیس فی الحروف ما یعسر علی
اللسان مثلہ والسنة الناس فیہ مختلفة — فمنہم من یخرجہ ظاء — ومنہم من یخرجہ دالا مہملة او
معجمة — ومنہم من یخرجہ طاء مہملة کالمصریین — ومنہم من یشمہ ذالا — ومنہم من یشربہا
بالظاء المعجمة — لکن لما کان تمیزہ عن الظاء مشکلا بالنسبة الی غیرہ امر الناظم بتمییزہ عنہ لفظا
امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے — المسئلة العاشرة المختار عندنا ان اشتباہ
الضاد بالظاء لا یبطل الصلوة ویدل علیہ ان المشابہة حاصلة فیہما جدا والتمییز عسیر فوجب
ان یسقط التکلیف بالفرق — بیان المشابہة من وجوہ — الاول انہما من الحروف

المجهورة ـ والثانی انهما من الحروف الرخوة ـ والثالث انهما من الحروف المطبقة ـ
والرابع ان الظاء وان کان مخرجه من طرف اللسان و اطراف الثنایا العلیا ومخرج الضاد من
اول حافة اللسان وما یلیهما من الاضراس الا انه حصل فی الضاد انبساط لاجل رخاوتها ولهذا
السبب یقرب مخرجه الظاء ـ والخامس ان النطق بحرف الضاد مخصوص بالعرب قال
علیه السلام انا افصح من نطق بالضاد ـ فثبت بما ذکرنا ان المشابهة بین الضاد والظاء
شدیدة وان التمیز عسیر ـ واذا ثبت هذا فنقول لو کان الفرق معتبرا لوقع السوال عنه فی
زمن رسول الله صلعم وفی ازمنة الصحابة لاسیما عند دخول العجم فلما لم ینقل وقوع السوال
عن هذا البتة علمنا ان التمیز بین هذین الحرفین لیس فی محل التکلیف ـ اور مولانا شاه
عبد العزیز دهلوی تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں ـ فرق درمیان مخرج ضاد وظا
بسیار مشکل ست اکثر خوانندگان این دیار هر دو را یکسان می بر آرند نه بجای ضاد ضاد
می باشد و نه بجای ظاء ظاء ـ امام غزالی کیمیاء سعادت میں لکھتے ہیں ـ فرق درمیان
ضاد وظاء بجا آرد واگر نتواند روا باشد ـ حاصل یہ ہے کہ ـ جہد المقل ـ اور شعلہ شرح
شاطبی ـ اور رسالہ ابو محمد مکی ابن ابیطالب ـ اور رسالہ ضاد اور ظا محمد مرعشی ـ اور تفسیر اتقان
سے مشابہ التلفظ ہونا ضاد معجمہ کا ساتھ ظاء معجمہ کے نہ ساتھ دال مہملہ کے واضح ہے ـ اور نشر
اور تمہید ـ اور مقدمہ محمد بن الجزری ـ اور شرح مقدمہ ابن المصنف ـ اور شرح
مقدمہ شیخ الاسلام زکریا انصاری ـ اور شرح مقدمہ ملا علی قاری ـ اور تفسیر کبیر ـ
اور تفسیر فتح العزیز ـ اور کیمیاء سعادت ـ سے تشابہ ضاد معجمہ کا ساتھ ظای معجمہ کے اور
متعسر ہونا تمیز کا درمیان ضاد معجمہ اور ظای معجمہ کے اور جدا ہونا ضاد معجمہ کا ظای معجمہ سے ساتھ
مخرج اور صرف صفت استطالت کے لایح اور اس سب مذکور کو ثابت کیا ہے ـ ابو الفتوح نصر
بن محمد موصلی متوفی سنہ چھ سو تین نے اپنی رسالہ ضاد اور ظا میں ـ اور علی بن غانم مقدسی
متوفی سنہ ایک ہزار چار نے ـ بغیة المرتاد میں ـ اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ ـ اور

نہر الفایق شرح کنز الدقایق — اور فتاوی قاضیخان اور خزانۃ المفتیین اور فتاوی
عالمگیریہ — اور خانیہ — اور خلاصۃ الفتاوی — اور درمختار — اور رد المحتار — اور
شرح مقدمہ جزری ملا علی قاری — اور کبیری — وغیرہا — سے جنکی عبارتین مابعد مین نقل
ہونگی ظاہر کہ تمیز درمیان ضاد معجمہ اور ظای معجمہ کے نہ درمیان ضاد معجمہ اور دال مہملہ کے متعسر
اور دشوار ہی — عجب ہی کہ مولوی عالم علیصاحب اپنی فتوی کے صہ مین معترف ہین
کہ ضاد اور ظای معجمتین صفات مذکورہ یعنی جہر اور رخو اور اطباق اور استعلا اور اصمات مین
مشترک ہین سوای استطالت کے کہ خاصہ ضاد معجمہ کا ہے — اور صہ ۶ مین معترف ہین
کہ مخرج دال مہملہ اور مخرج ضاد معجمہ مین فرق بین ہے اور درمیان صفات دال مہملہ اور
ضاد معجمہ کے بیچ جہر اور اصمات دو صفت کے شرکت اور بیچ باقی کے تباین — پہر صہ
مین کیونکر لکہتے ہین کہ — پس ازین تحریر معلوم شد کہ درمیان ضاد معجمہ و ظای معجمہ و طای
مہملہ و ذال و زای معجمتین و دال مہملہ و لام مناسبت است باعتبار صفات و باعتبار مخارج
سوای الم فرق و مباینت انتہی — مین پوچہتا ہون کہ مناسبت سے درمیان ضاد معجمہ اور دال
مہملہ کے باعتبار صفات اور مخارج کے کیا مراد ہے اگر اشتراک عموما دو صفت اور حروف
لسانیہ ہونی مین مراد ہی تو کتنے حروف لسانیہ ہین جو دو صفت مین شریک ضاد معجمہ کے
نہون — اور اگر اشتراک صفت جہر اور اصمات اور حروف لسانیہ ہونی مین مراد ہے تو
جیم اور یای تحتیہ اور قاف بہی حروف لسانیہ مین سے شریک ضاد معجمہ کے ان دو صفت مین
ہین پس کیا وجہ ہی خارج کرنے اور حروف کے جو اس مناسبت مین شریک تہے حکم اس
مناسبت سے بالجملہ یہہ مناسبت مثل مناسبت ضاد اور ظا کی نہین ہو سکتی ہے
اور کچہ مفید مقصود مولوی صاحب کو کہ تشابہ صوت ضاد کا ساتہہ دال کے اور متعسر التمیز ہونا
اون دونو کا ہی نہین ہی — باقی مفتاح الرحمانی — اور روضۃ القاری — اور قواعد
التجوید کچہ کتب معتبرہ علم تجوید سے نہین بلکہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہہ مولوی عالم علیصاحب کی

تصحیح نقل مفتاح الرحمانی کی چاہی مولوی صاحب اوسکی صحت نہ پہونچا سکے اور عذر کیا کہ
مفتاح الرحمانی میری پاس نہین ہے کہین دیکھی تہی واللہ اعلم۔ بفرض وجود اس کتاب
کے عبارت اوسکی یون ہوگی — لولا الاطباق فیہا لصارت الصاد سینا والطاء
تاء والظاء ذالا والضاد خرجت من جنسہا — والضاد دالا وخرجت من جنسہا تحریف
فقرہ اخیرہ کی بہ زیادت دالا اور واو عاطفہ کی ہے — اور شاہد ہے جو رضی فی شرح
شافیہ مین ذکر کیا ہے — قال سیبویہ لولا الاطباق فی الصاد لکان سینا وفی الظاء
کان ذالا وفی الطاء کان تاء ولخرجت الضاد من الکلام لانہ لیس شئ من الحروف
من موضعہا غیرہا — اور اس موقع مین ان حروف کو ذکر کرتے ہین جو متحد المخرج ہین
ساتہہ حروف مطبقہ کے اور اکثر صفات مین اونکے شریک جیسی تای فوقانیہ
ساتہہ طای مہملہ کے اور ذال معجمہ ساتہہ ظای معجمہ کے اور سین مہملہ ساتہہ صاد مہملہ کے اور دال مہملہ
نہ متحد المخرج ساتہہ ضاد معجمہ کے ہے اور نہ اکثر صفات مین اوسکا شریک لہذا کتب معتبرہ تجوید کو
جو ہم دیکہتے ہین تو اونمین کردال کا ساتہہ ضاد کے نہین پاتی ہین — ملا علی قاری نے
شرح مقدمہ جزری مین لکہا — وقال الرمانی وغیرہ لولا الاطباق لصارت الطاء تاء
لانہ لیس بینہما فرق الا الاطباق ولصارت الظاء ذالا ولصارت الصاد سینا —
اور شیخ الاسلام زکریا انصاری نے شرح مقدمہ جزری مین لکہا ہے — وذلک لان الذال
والظاء وکذلک السین والصاد من مخرج واحد لاتمیز لکل واحد منہما عن الاخر الا بتمیز الصفۃ
وہی ان الذال والسین منفتحتان والظاء والصاد مطبقتان فینبغی ان یفتح الفم فی المنفتحۃ
حتی یتغیر عن المطبقۃ فکذا فی کل حرفین متحدی المخرج ومختلفی الصفۃ — اور ہوسکتا ہے کہ
کچہ اوسمین زیادت نہو بلکہ دونو جگہہ ذالا یعنی ذال معجمہ ہوا ور دال مہملہ پڑہنا اوسکو خطا
ہو یعنی ظا اور ضاد معجمتین درصورت عدم انطباق ذال معجمہ ہوجائین گے اور ضاد معجمہ
اپنی جنس سے نکلجاے گا یعنی وہ حروف ہو جائیگا کہ اوسکے مخرج سے نہین جیسے ذال

معجمہ و صورت تفخیم و اطباق ظای معجمہ یا ضاد معجمہ ہو جاتی ہے چنانچہ ابو محمد مکی فی رعایۃ
تجوید القرارت مین لکھا - فلیحفظ بتفریق الدال فی اللفظ لانہ ان دخلہا التفخیم فہو دہا الی
الاطباق فیصیر عند ذلک طاء او ضادا لانہا اخت الطاء فی المخرج وقریبۃ من الضاد فی
الجنس الخ - اور قواعد التجوید مین جو لکھا دھہد نمایند تا مشابہ دال نگردد اور
نظم الجواہر مین جو لکھا و در تفرقہ ضاد بعض از دال بعد ہوشیار باشند مقصود اوسکا
سے تحرز ہے غلط مشہور سے نہ یہ کہ تفرقہ درمیان ضاد اور دال مہملہ کے متعسر اور دشوار ہے
اور نہ یہہ کہ ضاد معجمہ فی الواقع مشابہۃ الصوت ساتہہ دال مہملہ کے ہے - اور ادغام دال
مہملہ ساکنہ یا متحرکہ کا ضاد اور ظائے معجمتین مین جو اوسکے بعد ہون بعد ابدال دال کے ساتہہ
ضاد اور ظاء معجمتین کے مثبت اسکا نہین کہ درمیان دال اور ضاد کے مشابہت صوت ہے
دیکہو دال بالاتفاق مشابہ الصوت ساتہہ ظاء کے نہین ہے حال آنکہ ظاء کے ساتہہ
بہی بدل ہو کر مدغم ہوتی ہے - اور کیونکر ادغام ایک حرف کا دوسرے حرف مین موجب
تشابہ صوت ہو سکتا ہے حال آنکہ بہت حرف ہین کہ ایک دوسرے مین مدغم ہوتی ہین
باوجود عدم تشابہ صوت کے دیکہو ادغام دال مہملہ کا ثاء مثلثہ اور ذال اور زای معجمتین
اور سین اور صاد مہملتین مین جائز ہے جیسے شہد ثابت - شہد ذاکر - شہد زاجر -
شہد ساجر - شہد صابر - مین اور دال مشابہ الصوت ساتہہ ثاء مثلثہ اور ذال
اور زای معجمتین اور سین اور صاد مہملتین کے نہین - اور کلام محمد بن قاسم کا غنیۃ الطالبین
مین کہ یعلم ان الظاء والضاد حرفان کثر ابدال احدہما بالآخر خصوصا ابدال الضاد ظاء
عند الاعاجم من مشائخہم - اور اسیطرح قول ہیراتی کا جو رضی نے ذکر کیا مفید تعسر تمیز اور
تشابہ کا ہے درمیان ضاد اور ظاء کے - باقی ہمکو اسمین کلام نہین کہ ضاد کو ظائے
خالص یا درمیان مین ضاد اور ظاء کے جسکو ضاد ضعیفہ کہتے ہین پڑہنا مستبعد ہی اور
وقوع اسکا عرب مین بسبب مخالطت عجم کے ہوا اور سبب اسکا صعوبت اداے

ضاد ہے ۔ زمخشری نے مفصل میں لکھا ہے ۔ والضاد الضعیفة وہی التی تقرب الظاء
او الذال ۔ اور شرح اصول اکبری میں ہے ۔ ضاد ضعیفة ای کالظاء فیجعلون منها وبین الظاء
اور جامع الصرف میں ہے ۔ الضاد الضعیفة ای کالظاء ۔ اور یعقوب بنبانی فی اساس
العلوم میں لکھا ہے ۔ والبواقی مستہجنة نشأت من مخالطة العرب بغیرہم وہی الکاف
التی کالجیم وبالعکس والجیم التی کالشین والضاد الضعیفة والصاد کالسین والطاء کالتاء
والتاء کالفاء وہذا موافق للمفصل ۔ اور سیفی مالکی فی شرح شافیہ میں لکھا ہے ۔ والضاد
الضعیفة وہی التی لم تقو قوة الضاد المخرجة من مخرجها ولم یضعف ضعف الفاء المخرجة من
مخرجها ولم یضعف ضعف الظاء المخرجة من مخرجها فکانها بینهما والکاف کالجیم لقولهم فی جمد کمد
مستہجنة مستقبحة لم تقع فی فصیح الکلام وانما یاتی ممن ینطق بها من العرب عند العجز
عن النطق بالاصل ۔ اور رضی نے شرح شافیہ میں لکھا ۔ قوله الضاد الضعیفة قال
السیرافی انها فی لغة قوم لیس فی لغتهم ضاد فاذا احتاجوا الی التکلم بها فی العربیة
اعتاصت علیهم انما اخرجوها طاء لاخراجهم ایاها من طرف اللسان واطراف الثنایا
وربما تکلفوا اخراجها من مخرج الضاد فلم یتأت لهم فخرجت بین الضاد والظاء ۔ اور
بھی رضی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے ۔ والظن ان العرب انما اخذوا ذلک من العجم
لمخالطتهم ایاہم ۔ اور بھی رضی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے ۔ قوله الصاد کالسین قد یقربها
بعضهم من السین لکونهما من مخرج واحد والطاء کالتاء یکون فی کلام عجم اہل المشرق کثیرا
لان الطاء فی اصل لغتهم معدوم فاذا نطقوا بها تکلفوا ما لیس فی لغتهم فجاءوا بها بین الطاء
والتاء ۔ اور جاربردی نے شرح شافیہ میں لکھا ہے ۔ ان الحروف المستہجنة انما نشأت
مخالطة العرب غیرہم وذلک حین جاء الاسلام واقتنوا الجواری من غیر صلبہم وجاء منهم
الاولاد واخذوا احرفا من لغة امهاتهم وخلطوها بلغة العرب ۔ ان اقوال سے معلوم
ہوا کہ مثال ضاد ضعیفہ کا بجای ضاد صحیحہ کے وہ ہے جو سین کا بجای صاد کے اور تا کا بجای

طاکے اور عرب مین بہی بعد شیوع اسلام کے ضاد ضعیفہ شایع ہوگیا گو منشا اوسکا اختلاط ہونا ہو
عجم کے اور پڑہنے والے اوسکے وہ ہین جو عاجز ہین اداے ضاد صحیحہ اصلیہ سے اور ضاد
صحیحہ کو ضاد ضعیفہ پڑہنا قبیح اہل تجوید کی رای پر ہے اور حکم شارع کی روسے عموما قبیح نہین
کیونکہ غالبا یہ بسبب عجز کے اداے ضاد صحیحہ اصلیہ سے ہوتا ہے اور شارع کی طرف سے
اسمین تضییق نہین بلکہ توسیع ہے - ابو داؤد نے اپنے سنن مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قال خرج علینا رسول اللہ صلعم ونحن نقرء القرآن
وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرءوا فکل حسن (کہا جابر نے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلعم اور ہم
پڑہتے تہے قرآن مجید کو اور ہم مین تہے اعرابی اور عجمی تو فرمایا آپنے پڑہو تم سو ہر ایک
حسن ہے یعنی ہر ایک اچہا پڑہتا ہے - اب مین نہین سمجہتا کہ مولوی عالم علی صاحب نے
جو اپنے فتوی کے صدا مین لکہا التباس بہ ظاء و زاء و ذال معجمات اقبح ست از اشتباہ
بدال مہملہ چنانچہ از کتاب ارشاد القاری معلوم شد انتہی کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ اقبح
ہونیکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ معاملہ بالعکس ہے یعنی اشتباہ ساتہہ دال
مہملہ کے اقبح ہے التباس سے ساتہہ ظای اور زای اور ذال معجمات کے - اور
مراد ارشاد القاری سے شاید کتاب غلام مصطفی قاری کی ہے سو وہ قابل اعتبار
نہین اور نہ اوسکا یہ مطلب بالکہ اوسنے سب کو قبیح کہا ہے لیکن دونو تشابہ کے برابر کردینے
مین نظر ہے - اور استدلال اسطرح کہ ملک عرب خصوصا حرمین شریفین مین ضاد معجمہ کو مشابہ
دال مہملہ پڑہتے ہین اور حدیث مین وارد ہے کہ اقرءوا القرآن بلحون العرب واصواتہا وایاکم
ولحون اہل العشق ولحون اہل الکتابین - درست نہین ہے کئی وجہ سے - اول زبان
عرب حال کی لائق اعتماد نہین ہے جیسا کہ کلام جار بردی وغیرہ سے مفہوم ہے اور علاوہ
کتب تجوید وغیرہ سے معلوم ہوچکا ہے کہ اصل زبان عرب مین ضاد معجمہ مشابہ الصوت
ساتہہ ظای معجمہ کے ہے نہ ساتہہ دال مہملہ کے پس لحن اور صوت عرب کی ضاد معجمہ مین

مشابہ صوت ظاے معجمہ کے ہی نہ مشابہ صوت دال مہملہ کے — دوم مراد لحون عرب اور انکی
اصوات کے ساتھہ پڑہنے سے پڑہنا ہی بے تکلف نغمات اور بدون اعانت قوانین موسیقی کے
جیسے کہ اہل عشق اشعار کو برعایت قواعد موسیقی پڑہتے ہین اور یہود اور نصاری اپنی کتاب
ایک قسم کے راگ کے ساتھہ بتکلف پڑہتے ہین نہ پڑہنا انکی تلفظ کے طور پر صحیح ہو یا غلط چنانچہ
اقوال شراح اور آخر حدیث شواہد اس مراد کے ہین — احمد بن اسعد دہان نے مواہب مکیہ مین
لکھا ہے — والمراد بالحان العرب القراءة بالطباع وبالاصوات السلیقة — وبالحان
اہل العشق الانغام المستفادة من الموسیقی والامر محمول علی الندب والنہی محمول علی الکراہة
ان حصل معہ ای مع النہی عنہ المحافظة علی صحة الفاظ الحروف والا فمحمول علی التحریم — سوم
یہہ حدیث لائق احتجاج نہین ایک راوی اسمین بقیة بن الولید مدلس ہے کہ بلفظ عن روایت
کرتا ہے حصین بن مالک فزاری سے اور وہ ابی محمد سے اور حذیفہ سے — اور دوسرا راوی
اسمین ابو محمد مجہول ہے — بقیة بن الولید کے ترجمہ مین — ابن اثیر نے جامع الاصول مین
لکھا — ہو کثیر الروایة عن المجہولین کثیر الغرائب والناس مختلفون فیہ وقیل انہ کان ثقة
مامونا الا انہ کان مدلسا — اور ذہبی نی میزان الاعتدال مین لکھا — قال غیر واحد کان
مدلسا فاذا قال عن فلیس بحجة — وقال ابن حبان سمع من شعبة و مالک وغیرہما احادیث
مستقیمة ثم سمع من اقوام کذابین عن شعبة و مالک فروی عن الثقات بالتدلیس ما احد
عن الضعفاء فلیس بحجة — وقال ابن حبان سمع من شعبة و مالک وغیرہما احادیث مستقیمة
ثم سمع عن اقوام کذابین عن شعبة و مالک فروی عن الثقات بالتدلیس ما اخذ عن
الضعفاء — وقال ابو حاتم لا یحتج بہ — وقال ابو مسہر احادیث بقیة لیست نقیة فکن
منہا علی تقیة — اور حاشیہ کاشف مین لکھا — قال النسائی اذا قال اخبرنا وحدثنا
فہو ثقة واذا قال عن فلان فلا یوخذ عنہ لانہ لا یدری عمن اخذہ — اور سمعانی نے
انساب مین لکھا — سمعت ابن خزیمة یقول لا احتج ببقیة سمعت احمد بن الحسن

الترمذی یقول سمعت احمد بن حنبل یقول توہمت ان بقیۃ لا یحدث بالمناکیر الا عن المجاہیل فاذا
ہو یحدث بالمناکیر عن المشاہیر فعلمت من این اتی - حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں لکھا
قال الجوزجانی اذا انفرد بالروایۃ فغیر محتج بہ لکثرۃ وہمہ - اور یہی تہذیب التہذیب میں لکھا
قال الخلیلی اختلفوا فیہ وقال الخطیب فی حدیثہ مناکیر الا ان اکثرہا عن المجاہیل وکان صدوقا
وقال البیہقی فی الخلافیات اجمعوا علی ان بقیۃ لیس بحجۃ وقال عبد الحق فی الاحکام فی غیر
حدیث بقیۃ لا یحتج بہ وقال ابن القطان بقیۃ یدلس عن الضعفاء - ابن الجوزی نے علل
متناہیہ میں بعد روایت - اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتہا الحدیث کے لکھا -
قال المص ہذا حدیث لا یصح وابو محمد مجہول وبقیۃ یروی عن الضعفاء ویدلسہم - اور ذہبی نے
میزان الاعتدال میں لکھا حصین بن مالک الفزاری عن رجل عن حذیفۃ اقرؤا القرآن
بلحون العرب واصواتہا تفرد عنہ بقیۃ لیس بمعتمد والخبر منکر - فائدہ ضاد اور ظای
معجمتین میں اگرچہ اسوجہ سے کہ ظا حروف طرف لسان میں سے ہے اور ضاد حروف طرف لسان
میں سے نہیں قرب مخرج نہیں ہے لیکن اسوجہ سے کہ دونو حروف لسانیہ میں سے ہیں
قرب مخرج ہے - اور یہی ضاد قریب ہے حروف طرف لسان سے بسبب استطالت
کے جیسا کہ رضی نے شرح شافیہ میں لکھا - الضاد ولما ذکرنا من انہا باستطالتہا قربت من
حروف طرف اللسان - اور تفسیر کبیر میں ہے کہ بسبب اسکے کہ ضاد میں انبساط ہے بوجہ
رخاوت کے قریب ہوگیا ہے مخرج اوسکا مخرج ظا سے عبارت تفسیر کبیر کی یہ ہی -
الا انہ حصل فی الضاد انبساط لاجل رخاوتہا وبہذا السبب یقرب مخرجہ من مخرج الظا
اور نتیجہ امر ثالث کی یہہ ہے کہ ظاء معجمہ پڑھنے سے ضاد معجمہ کی جگہہ بدون تعمد کے بقصد
ادای ضاد معجمہ کے باوجود تغیر معنی کے اکثر مشایخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ہے
کما فی الفتح - والنہر - وقاضیخان - وخزانۃ المفتین - والہندیۃ - ووجیز الکردری
والخانیۃ - والخلاصۃ - وخزانۃ اکمل - والحلبۃ - والنقشبندیۃ - والبزازیۃ -

والعتابیہ - والدر المختار - ورد المحتار - والذخیرہ - والتتارخانیہ - وخزانۃ الروایات

وشرح المنیہ - وشرح الجزریہ - اور بہت مشایخ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے -

کذا فی العتابیہ - والبزازیہ - والعالمگیریہ - والنقشبندیہ - وہو اعدل الاقاویل

وہو المختار - کذا فی خزانۃ الاکمل - والحلیۃ - ووجیز الکردری - والعتابیۃ - والعالمگیریۃ

والبزازیۃ - والنقشبندیہ - اور بعض کے نزدیک درصورت تغیر معنی کے نماز فاسد

ہو جاتی ہے - قول اول قول متاخرین کا ہے - اور قول دوم قول متقدمین کا -

شامی وغیرہ نے اگرچہ قول متقدمین کو احوط کہا ہے اور قول متاخرین کو اوسع لیکن انجا

کہ دین میں حرج نہیں قول متاخرین کا جو اکثر مشایخ کا قول ہے مفتی بہ ہے اور قول

متقدمین پر فتویٰ نہیں - باقی دال مہملہ پڑھنے سے ضاد معجمہ کی جگہہ بر تقدیر تغیر معنی

کے باتفاق متقدمین اور متاخرین نماز کا فاسد ہونا چاہیئے کہ درمیان دال مہملہ اور

ضاد معجمہ کے تمیز متعسر نہیں اور درمیان اونکے تشابہ صوت نہیں جیسے طاے مہملہ پڑھنے

سے ضاد معجمہ کی جگہہ درصورت تغیر معنی بالاتفاق نماز فاسد ہو جاتی ہے کما فی النہر

وقاضیخان - والعالمگیریۃ - وشرح المنیۃ - ودر المختار - اور جیسے پڑھنے ضاد معجمہ کے

مخرج طاے مہملہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے چنانچہ محمد مرعشی نے رسالہ ضادیہ میں لکھا -

من تلفظ من مخرج الطاء المہملۃ تفسد صلوتہ بلا شبہۃ اذ لا اشتباہ بینہما والصحیح المعنی

جمیعًا - اور شاید عموم بلوی اسمیں بسبب عدم تشابہ اور عدم تعسر تمیز کے معتبر نہو

مگر ممکن ہے کہ جہالت اسمیں عذر ہو لیکن یہہ عذر بعد علم کے مرتفع ہے - فتح القدیر میں

مرقوم ہے - وحاصل ہذا ان کان الفصل بینہما بلا مشقۃ کالطاء مع الصاد کما قرا الطالحات

مکان الصالحات تفسد وان کان بمشقۃ کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والثاء

مع الطاء قیل لا تفسد وقال اکثرہم لا تفسد - اور نہر الفائق میں مسطور ہے -

وان غیر فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقۃ کالطاء مع الصاد کالطالحات

مکان الصالحات تفسد عند الکل وان لم یمکن الا بمشقة کالضاد والظاء اختلفوا والاکثر انہم
لم یفسدہا — اور فتاوی قاضیخان مین مذکور ہے — وان ذکر حرفا مکان حرف وغیر
المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقة کالطاء مع الصاد فقرء الطالحات
مکان الصالحات تفسد صلوته عند الکل — وان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین
الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء مع التاء اختلف المشائخ
فیه قال اکثرہم لا تفسد صلوته — اور خزانة المفتین مین مرقوم ہے — وان ذکر
حرفا مکان حرف وغیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین کالطاء مع الصاد فقرء
الطالحات مکان الصالحات تفسد صلوته وان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا
بمشقة کالصاد مع الظاء والتاء بالسین والطاء مع التاء الاکثر علی انه لم تفسد —
اور فتاوی عالمگیریہ مین مسطور ہے — وان غیر المعنی فان امکن الفصل بین الحرفین
من غیر مشقة کالطاء مع الصاد فقرء الطالحات مکان الصالحات تفسد صلوته عند الکل
وان کان لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء
مع التاء اختلف المشائخ قال اکثرہم لا تفسد صلوته — ہکذا فی فتاوی قاضیخان —
ولکثیر من المشائخ افتوا به — قال القاضی الامام ابو الحسن — والقاضی الامام
ابو عاصم ان تعمد فسدت وان جری علی لسانه او کان لا یعرف التمیز لا تفسد وہو اعدل
الاقاویل والمختار ہکذا فی الوجیز للکردری — اور خزانہ — اور خلاصہ مین — مذکور ہے
الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینہما بلا مشقة تفسد —
وان لم یمکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المہملتین والتاء مع الطاء
قال اکثرہم لا تفسد — اور خزانہ الکل — اور حلیہ مین مرقوم ہے — قال القاضی
ابو عاصم ان تعمد ذلک تفسد وان جری علی لسانه او لا یعرف التمیز لا تفسد وہو المختار
اور فتاوی تتمہ ہندیہ مین مذکور ہے — ان امکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقة

کالظاء مع الصاد فاذا قرء الطالحات مکان الصالحات فسدت صلوته وان کان
لا یمکن الفصل بین الحرفین الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء
مع التاء اختلف المشائخ فیه قال اکثرهم لا تفسد — والیضا فیه — وکذلک اذا لم یکن
بین الحرفین اتحاد المخرج ولا قربه الا ان فیه بلوی العامة نحو ان یاتی الذال مکان الضاد
وان یاتی بالزاء المحض مکان الذال والظاء مکان الضاد لا تفسد صلوته عند بعض المشائخ
اور فتاوی بزازیہ مین مسطور ہے — فان قرء غیر المغضوب بالظاء او الضالین بالذال
او الظاء قیل لا تفسد لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف وکثیر من المشائخ
افتوا به واطلق البعض الفساد — قال القاضی ابو الحسن والقاضی ابو العاصم ان تعمد
فسدت وان جری علی لسانه او کان لا یعرف التمیز لا تفسد وهو اعدل الاقوال وهو المختار
اور عتابیہ مین مذکور ہے — ان قرء السمد مکان الصمد او قرء السیف مکان الصیف
والسالحین مکان الصالحین او قرء المغضوب بالظاء او الضالین بالظاء او بالذال
قال بعضهم لا تفسد لانه بلوی عام فان العوام لا یمیزون ولا یعرفون مخارج الحروف
منهم ابو القاسم ومحمد بن سلمه وکثیر من المشائخ افتوا به وبعضهم قالوا ان تغیر المعنی تفسد
صلوته منهم ابو مطیع وعبد الله الجرجانی قال القاضی ابو الحسن والامام ابو عاصم ان تعمد
ذلک تفسد وان جری علی لسانه او لا یعرف التمیز لا تفسد وهذا اعدل الاقاویل وهو
المختار اور در مختار مین مسطور ہے — لم تفسد ما لم یتغیر المعنی الا ما یشق تمییزه کالضاد
والظاء فاکثرهم لم یفسدها — اور رد المحتار مین مرقوم ہے — وان کان الخطاء بابدال
حرف بحرف فان امکن الفصل بینهما بلا کلفة کالصاد مع الطاء بان قرء الطالحات مکان
الصالحات فاتفقوا علی انه مفسد وان لم یکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد
مع السین فاکثرهم علی عدم الفساد لعموم البلوی — اور ذخیره مین مرقوم ہے —
ولذلک اذا لم یکن بین الحرفین اتحاد فی المخرج ولا قربه الا ان فیه بلوی العوام

خصوصا فی العجم نحو ان یاتی بالذال مکان الضاد او علی العکس او ان یاتی بالزاء المحض
مکان الذال او بالظاء مکان الضاد لا تفسد عند العامة — تاتارخانیہ میں مسطور ہے —
اذا لم یکن بین الحرفین اتحاد المخرج ولا قربہ الا ان فیہ بلوی العامة کالذال مکان الضاد
او الزاء المحض مکان الذال او الظاء مکان الضاد لا تفسد عند بعض المشائخ — اور
یہی تاتارخانیہ میں ہے — وفی الخانیة لو قرأ الضالین بالظاء مکان الضاد او بالذال
لا تفسد صلوتہ — ولو قرأ الدالین تفسد او بالضاد مکان الظاء فالقیاس ان تفسد صلوتہ وہو
قول عامة المشائخ واستحسن بعض مشائخنا وقالوا بعدم الفساد للضرورة فی حق العامة
خصوصا العجم وہذا فی الحروف المتقاربة فی المخرج — اور خزانة الروایات میں مذکور ہے
وقد قال بعض اصحابنا فی جمیع ہذا انہ لا یوجب فساد الصلوة لان العوام لا یقدرون
ان یفصلوا بین الضاد والظاء والزاء والذال والسین والصاد وفی جمیع الاحوال کلہا
فلو فسدت لوقع الناس فی حرج وضنک والحرج مدفوع عن ہذہ الامة وہو المختار عندہم —
اور شرح منیہ کبیر میں مرقوم ہے — وان کان الخطاء بابدال حرف بحرف فان امکن الفصل
بین الحرفین بلا کلفة کالصاد والطاء بان قرأ الطالحات مکان الصالحات فاتفقوا علی
انہ مفسد وان لم یمکن الا بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین والطاء
مع التاء فقد اختلفوا فاکثرہم علی عدم الفساد لعموم البلوی — اور ملا علی
قاری نے شرح مقدمہ جزری میں لکھا — اور اون اقوال کو جو مولوی عالم علی صاحب
نے شرح جزری سے نقل کیئے رد کیا — اقول وفیہ خلاف الذیل فی ہذا المعنی وخلاصة
المرام ما ذکرہ ابن الہمام من ان الفصل ان کان بلا مشقة کالطاء مع الصاد کالطالحات
مکان الصالحات تفسد وان کان بمشقة کالظاء مع الضاد والصاد مع السین
والطاء مع التاء قیل تفسد وقال اکثرہم لا تفسد — بالجملہ پڑھنے میں ایک حرف کو
بجائے دوسرے حرف کے متقدمین نے بدون اس تفصیل کے کہ درمیان اونکے

ادمخرج یا قرب مخرج یا تعسر تمیز ہو یا نہو درصورت تغیر معنے نماز کو فاسد کہا ہے اور
متاخرین نے تفصیل کی ہے کہ تعسر تمیز کی حالت مین اگرچہ معنی متغیر ہون نماز
فاسد نہوگی اور در حالت عدم تعسر تمیز کے اگر معنے متغیر بتغیر فاحش ہونگے نماز فاسد
ہوگی پہلی صورت مین خلاف ہے متقدمین کا اور دوسری صورت مین اتفاق ۔

فتح القدیر مین مرقوم ہے ۔ فلا یعتبر علی ہذا کما ذکرہ ابو منصور العراقی عسر الفصل بین الحرفین
ولا عدمہ فی عدم الفساد وثبوتہ ولا قرب المخارج وعدمہ کما قال ابن مقاتل ۔ اور
جن روایات مین ۔ مغضوب ۔ اور ضالین ۔ اور الا ما اضطررتم ۔
وتضلیل ۔ وغیرہا الفاظ کو ساتھہ ظاے معجمہ کے پڑہنے سے بجاے ضاد معجمہ کے فساد نماز
مذکور ہے وہ روایات بنا بر قول متقدمین ہین اور علی ہذا القیاس حال ہے اون روایات کا
جن مین دال مہملہ پڑہنے سے ضاد معجمہ کی جگہہ عدم فساد نماز مذکور ہے ۔ رد المحتار مین
مسطور ہے ۔ واکثر الفروع المذکورۃ فی الفتاوی منزلۃ علیہ ۔ یعنی اکثر مسائل فرعیہ
مذکور فتاوون مین ہین نازل کئے گئے ہین قول متقدمین پر ۔ اب ہم ذکر کرتے
ہین بعض جزئیات کو جنمین تصریح ہے کہ یہان ضاد معجمہ کی جگہہ ظاے معجمہ پڑہنے سے
اور ظاے معجمہ کی جگہہ ضاد معجمہ پڑہنے سے نماز مین فساد نہین آتا ہے اور ضاد معجمہ
کی جگہہ دال مہملہ پڑہنے سے اور دال مہملہ کی جگہہ ضاد معجمہ پڑہنے سے نماز مین فساد
آتا ہے ۔ مجموعۂ سلطانی مین مرقوم ہے ۔ ولا الضالین بہ زا ریا بہ ذال
یا بہ ظا ۔ ودر غیر المغضوب بجاے ضاد ظا میخواند نمازش تباہ شود یا نہ جواب فی
زمان بہ کوشش راست شود وکذا فی السراجیہ والتجنیس والمزید ۔ اور
بنایہ مین مرقوم ہے ۔ فان قرء غیر المغضوب بالظاء او الضالین بالذال
او الظاء قیل لا تفسد لعموم البلوی فان العوام لا یعرفون مخارج الحروف
وکثیر من المشایخ افتوا بہ ۔ اور ایسا ہی مسطور ہے عتابیہ مین ۔ اور فتاوی

قاضیخان میں بھی مرقوم ہے لو قرء الضالین بالظاء او بالذال لا تفسد صلوته ولو قرء الدالین
بالدال تفسد صلوته — اور تتارخانیہ میں مذکور ہے — وفی الخانیة لو قرء الضالین بالظاء مکان
الضاد او بالذال لا تفسد صلوته ولو قرء الدالین تفسد — اور خلاصة الفتاوی میں مذکور ہے —
ولو قرء الظالین بالظاء او الذال او بالزاء لا تفسد — فائدہ شارح منیہ نے قاضیخان کے کلام سمجھنے
میں غلطی کی ہے کہ ذال معجمہ کو دال مہملہ اور دال مہملہ کو ذال معجمہ خیال کیا ہے اور علی قاری شرح
مقدمہ جزری میں اوسکا متعقب ہے — اور شرح صغیر منیہ میں ہے — خضر بالدال المہملة او المعجمة
مکان الضاد تفسد — فتاوی قاضیخان میں ہے — من یضلل الله قرء بالظاء لا تفسد صلوته
قالوا ءاذا ضللنا قرء بالظاء ظللنا لا تفسد صلوته — وجوه یومئذ ناضرة قرء بالظاء ناظرة الی ربها
ناظرة قرء بالضاد ناضرة لا تفسد صلوته — لو قرء لیغیظ بهم الکفار بالضاد او لیغیذ بالذال
لا تفسد صلوته — ولو قرء قل موتوا بغیظکم بالضاد لا تفسد صلوته — ولو قرء الا عن موعدة
وعدها ایاه قرء بالذال موعذة او قرء بالضاد موعضة تفسد صلوته — ولو قرء للعبید بالذال
او بالظاء تفسد صلوته — ولو قرء بل الساعة موعدهم — موعذهم — بالذال او موعضهم بالضاد
او قرء موعظهم بالظاء تفسد صلوته فی الوجوه کلها — یہہ روایات ہی بنا بر قول متقدمین ہین
او مفتی بہ قول متاخرین ہے کہ ضاد معجمہ کی جگہہ ظاے معجمہ پڑہنے سے بدون تعمد کے بقصد
ادائے ضاد معجمہ کے باوجود تغیر فاحش معنی کے نماز فاسد نہین ہوتی ہے جیساکہ اوپر محقق
ہوا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وہو اعلم بالصحیح والسقیم فقط

الحمد للہ کہ یہ رسالہ نافعہ اور عجالہ رائعہ من تصنیفات جناب اعلم علماء الکرام افضل فضلاء
العظام جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر سی ایس آئی ڈپٹی کلکٹر ضلع مرادآباد
سلمہ اللہ تعالی — بماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۸۷۷ع
مطبع ایسوسی ایشن پریس مرادآباد مین طبع ہوکر مطبوع طبایع خاص و عام ہوا